جلد ۱۷	مطابق ۲؍ ذو الحجہ سنہ ۱۳۴۸ھ	یوم جمعہ	مورخہ ۲؍ مئی سنہ ۱۹۳۰ء	نمبر ۹۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت بوجہ پیچش اور حرارت علیل ہے۔ احباب حضور کی بحالیٔ صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ۞

میاں امام الدین صاحب جو قادیان کے باشندہ اور مخلص احمدی تھے۔ قریباً ۷۰ سال کی عمر میں ۲۷۔ اپریل فوت ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود ناسازیٔ طبع خود ان کا جنازہ پڑھایا۔ احباب بھی دعا مغفرت فرمائیں ۞

۲۸۔ اپریل۔ چوہدری نذیر احمد صاحب رئیس بھنگواں طالب پور اپنی والدہ صاحبہ کی نعش بذریعہ لاری لائے۔ نماز جنازہ مولانا شیر علی صاحب نے پڑھائی۔ اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی جو آج کل قادیان میں تشریف رکھتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے بحالیٔ صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۞

تیس۳۰ یا چالیس روزہ کا مجاہدہ

بیرونی جماعتوں کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ہر جگہ احمدی اصحاب نے اپنے امام علیہ السلام کے ارشاد کے ماتحت ۲۸۔ اپریل پیر کے دن روزہ رکھا۔ اور خاص طور پر دعائیں کیں۔ اس بارے میں جو امور یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

۱۔ جو اصحاب روزہ رکھ سکتے ہوں۔ وہ ۲۸۔ اپریل سے ۳۰ دن۔ یا ۴۰ دن تک ہر پیر کے دن روزہ رکھیں۔ اور جو اصحاب اس عرصہ میں آنے والے جمعرات کے دنوں میں روزہ رکھنا چاہیں۔ وہ جمعرات کو بھی روزہ رکھیں ۞

۲۔ یہ روزے بھی فرضی روزوں کی طرح سحری کھا کر رکھنے چاہئیں ۞

۳۔ دوران سفر میں بھی اگر روزہ رکھا جا سکے۔ تو رکھا جائے ۞

۴۔ تہجد پڑھنے اور دعائیں کرنے کا خاص اہتمام کیا جائے ۞

۵۔ اسلام کے غلبہ۔ احمدیت کی اشاعت اور پیش آمدہ فتنوں کے دور ہونے کے متعلق خصوصیت سے دعائیں کی جائیں۔ اور اپنے اس بھائی کی بہتری اور بھلائی کے لئے بھی دعا کی جائے۔ جو قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے ۞

قبولیت دعاء کا سب سے بڑا گر یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور کلی طور پر اپنے آپ کو گرا دیا جائے۔ اور یقین رکھا جائے کہ وہ ضرور ہماری پکار سنے گا۔ اور جو صورت بھی ہماری بہتری کی ہوگی۔ وہ ہمارے لئے ظاہر کر دے گا ۞

اخبار احمدیہ مصر و شام و فلسطین

رسالہ نداء عام

حمص میں برادرم شیخ محمد طہ الکاف نے جب رسالہ البرہان الصریح فی ابطال الوہیۃ المسیح۔ لوگوں میں تقسیم کیا۔ تو اس میں چونکہ وفات مسیح کا بھی ذکر تھا۔ اس لئے بعض مشائخ نے مساجد میں ہمارے خلاف لیکچر دئے اور مجھ پر اور برادرم طہ الکاف پر کفر کا فتوے لگایا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لوگوں کو کتاب مذکور کے دیکھنے کا اور بھی زیادہ شوق پیدا ہوا۔ نیز انہوں نے لکھا۔ لوگ اکثر مسئلہ وحی و نبوت اور مسیح موعود کے ساتھ علیہ الصلوٰۃ والسلام کہنے پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کا جواب بذریعہ ٹریکٹ دیا جائے سو برادرم منیر آفندی الحصنی نے نداء عام کے عنوان کے ماتحت بیس صفحہ کا ٹریکٹ لکھا جس میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا تذکرہ اور وفات مسیح اور عدم رجوع مسیح ناصری اور مذکورہ بالا سوالات کا مفصل جواب دیا۔ یہ رسالہ ایک ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔

الحق ابلج والباطل لجلج

ایک طرابلسی شیخ نے البرہان الصریح کے رد میں تین چار صفحات لکھے۔ مگر ان میں سوائے سب و شتم اور گالیوں کے کچھ نہ تھا۔ میں نے اس کا جواب مذکورہ بالا عنوان کے ماتحت لکھا ہے یہ ٹریکٹ چار صفحہ کا ہے۔ اور ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔

مشائخ کا حکومت کی پناہ لینا

مشائخ نے حقیقی جواب سے عاجز آکر جمعہ کے خطبات میں عوام الناس کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانا شروع کیا۔ اور ایک محضر نامہ تیار کرکے حاکم شہر سے برادرم طہ الکاف کا اخراج طلب کیا۔ اور یہ کہ اسے کتب احمدیت کی اشاعت سے منع کیا جائے۔ لیکن حاکم شہر کے پاس بعض معززین نے شہادت دی۔ کہ یہ محضر نامہ طہ الکاف کے دشمنوں کی طرف سے ہے۔ اور ذاتی عداوت کی بناء پر لکھا گیا ہے۔ چنانچہ ایک معزز مسیحی نے بھی ان کے حق میں شہادت دی۔ اس بناء پر انہیں کچھ نہ کہا۔ البتہ ظاہری طور پر مشائخ کی رعایت کرکے ان کے گھر کی تلاشی کرائی۔ مخالفت کی وجہ سے انہیں مادی لحاظ سے تو نقصان پہونچا۔ اور کئی دن تک وہ دکان نہ کھول سکے۔ مگر انہوں نے لکھا ہے کہ کچھ بھی ہو۔ ہم حق بات کو چھوڑ نہیں سکتے۔ آخر مرنا تو ایک ہی دفعہ ہے۔ مسیحی تو اب صاف طور پر لوگوں سے کہتے ہیں۔ کہ مشائخ کا حاکم کے پاس جانا دلیل ہے اس بات کی۔ کہ وہ جواب دینے سے عاجز ہیں۔ اور اپنی شکست خود تسلیم کرتے ہیں۔ آخری خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اب بعض اشخاص علانیہ کہتے ہیں۔ کہ ہم بھی احمدی جماعت سے ہیں۔

ایک ازہری عالم سے گفتگو

چند مشائخ میرے پاس آئے۔ جن میں سے بعض جامع ازہر کے استاد بھی تھے۔ پہلے تو انہوں نے جماعت احمدیہ کے امتیازی امور کے متعلق سوال کیا۔ میں نے جواب دیا۔ پھر حاضرین میں سے ایک نے جامع ازہر کے استاد سے انی متوفیك ورافعك الیّ کی تفسیر دریافت کی۔ تو اس نے کہا۔ اس کے معنی ہیں۔ انی منومك کہ میں تجھے سلانے والا ہوں۔ میں نے کہا (وہ سوتے تو ہر روز ہی تھے) اس آیت کی تفسیر میں تو خود مفسرین نے اختلاف کیا ہے۔ آپ مبینہ کے معنوں کو کیوں ترجیح دیتے ہیں۔ حالانکہ امام بخاری نے اس کے معنے ابن عباس (رض) سے انی ممیتك روایت کئے ہیں۔ ابن عباس (رض) عربی جانتے تھے۔ یا نہیں؟ کہنے لگا۔ درست ہے۔ مگر بخاری میں دوسری روایت بھی تو ہے کہ اللہ تعالٰے نے مسیح پر اونگھ ڈالی اور پھر اسے آسمان پر اٹھالیا۔ میں نے کہا۔ آپ کا مقصد یہ ہے۔ کہ بخاری میں دو متضاد روایتیں موجود ہیں۔ کہنے لگا۔ ان دونوں کے درمیان موافقت دی جاسکتی ہے۔ میں نے کہا۔ بہر حال بخاری میں ایسی دو روایتیں تو پائی گئیں۔ جو بظاہر ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ جب دو دفعہ وہ اقرار کرچکا۔ تو میں نے کہا مولانا مجھے افسوس ہے۔ کہ دوسری روایت کا بخاری میں نام و نشان نہیں ہے۔ اس پر کہنے لگا۔ میں نے یہ تو نہیں کہا۔ کہ بخاری میں ہے۔ میں نے کہا۔ آپ حاضرین سے دریافت کرسکتے ہیں کہنے لگا۔ اصل غرض تو روایت سے ہے۔ میں نے کہا۔ یہ روایت صحاح ستہ میں بھی موجود نہیں ہے۔ پھر کہنے لگا۔ کہ میں نے ابھی تک عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ نماز پڑھ لوں۔ پھر یہ کہکر کہ ہم آپ کے رسالہ کا جواب لکھیں گے۔ چلا گیا۔

مشائخ شام میں کھٹ پٹ

دمشق کی ڈاک سے معلوم ہوا۔ کہ ماہ رمضان میں ایک شیخ قرآن مجید کا درس دیتا تھا۔ دوران درس میں اس نے بیان کیا۔ کہ اسلام مخالفین سے نرمی اور خوش خلقی سے پیش آنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور دین کی خاطر اس وقت جنگ جائز نہیں ہے، تو اس کے مخالف شیخ نے اس کے مقابلہ میں درس دینا شروع کردیا۔ اور کہا۔ کہ یہ تعلیم قرآن مجید کے خلاف ہے۔ اس نے آیت لا اکراہ فی الدین۔ اور دوسری آیات پیش کیں۔ دوسرے شیخ نے اس کا جواب دیا۔ کہ یہ سب آیات آیۃ السیف سے منسوخ ہوگئی ہیں۔ چونکہ اس شیخ کی بذریعہ خط و کتابت مجھ سے اس امر پر بحث ہوچکی تھی۔ اور وہ تسلیم کرچکا تھا۔ کہ قرآن مجید میں منسوخ آیات نہیں ہیں۔ اس لئے اس نے جواب دیا۔ کہ قرآن مجید میں کوئی آیت منسوخ نہیں۔ اس پر دوسرے شیخ نے شور مچادیا۔ اور قریب تھا۔ کہ دونوں کی شاگردوں سمیت مسجد میں ہی لڑائی ہوجاتی۔ اس کے بعد حکومت نے انہیں مسجد میں درس دینے سے روک دیا۔

نئے احمدی

برادرم سید رشدی آفندی سکرٹری جمعیۃ احمدیہ حیفا خوب محنت تبلیغ کررہے ہیں۔ مندرجہ ذیل اشخاص سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔

(۱) صالح دسوقی شامی۔ (۲) فقیر محمد عمر نابلسی۔ (۳) اور مصر میں محمد سلیم افندی عبد اللہ۔ اللہ تعالٰے استقامت عطا فرمائے۔

ایک مسیحی نومسلم

جب میں حیفا میں تھا۔ تو یوسف مارکیانی نام مسیحی میرے پاس آتا رہا۔ آخر اس نے اسلام قبول کرلیا۔ چونکہ تبدیلیٔ مذہب حسب قانون بواسطہ حکومت ہوتی ہے۔ اس لئے جب وہ بذریعہ قاضی مسلمان ہوا۔ تو اس نے کہا۔ کہ دیکھو۔ اس ہندی کے پاس نہ جانا حالانکہ اسے اسلام کی صداقت میرے ذریعہ ہی معلوم ہوئی تھی۔ مشائخ کی مخالفت کی وجہ سے وہ جماعت میں اس وقت داخل نہ ہوا۔ مگر اب اس نے بیعت کا خط لکھدیا ہے۔ اور جماعت میں داخل ہوگیا ہے۔ اللہ تعالٰے دوسروں کو بھی قبولیت حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ دعا کے لئے درخواست ہے۔

خاکسار:۔ جلال الدین شمس احمدی از قاہرہ

بھرت پور میں جلسہ

انجمن احمدیہ بھرت پور ضلع مرشد آباد کا دوسرا سالانہ جلسہ خیر و خوبی کے ساتھ انجام پایا۔ سامعین میں غیر احمدی معزز طبقہ ہندو و برہمو سماجی اور اچھوت قوم کے لوگ موجود تھے۔ جو مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ بنگال کی بنگلہ زبان میں تقریر پر نہایت محظوظ ہوئے۔ ایک عورت اور تین مرد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ تجربہ کی بناء پر یہ امید کی جاتی ہے۔ کہ مولوی ظل الرحمٰن کا پروگرام کے مطابق دورہ نہایت بابرکت ثابت ہوگا۔ اور کل جماعت میں نئی روح پیدا ہوگی۔

خاکسار غلام قدوس احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ بھرت پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۲ مئی سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

قیامِ امن اور اپنی حفاظت کیلئے سامان کی ضرورت

جماعت احمدیہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ضروری ارشاد

زمانہ بدل رہا ہے۔ تغیرات رونما ہوئے ہیں۔ اور وُہ وقت آرہا ہے۔ جب وہی قوم زندہ رہ سکیگی۔ جو زندہ رہنے کی طاقت رکھے گی۔ ورنہ یا تو اسے غیروں کے جبر اور تشدد سے مٹ جانا اور ان کے پاؤں سے پس جانا پڑے گا۔ یا پھر درجۂ انسانیت سے گر کر حیوانیت کے ذلیل ترین درجہ پر قناعت کرنا ہوگی ؛

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو قوم خود زندہ رہنے کی طاقت نہیں رکھتی اپنے پاؤں پر آپ کھڑی نہیں ہو سکتی اور اپنے دشمنوں کو اپنے بازوؤں کی قوت سے شکست نہیں دے سکتی۔ اسے نہ تو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی دنیوی طاقت زندہ رکھ سکتی ہے۔ اور نہ خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت اس کے قیام کا باعث بن سکتی ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جو قوم خواہ کتنی ہی قلیل اور کیسی ہی بے سروسامان کیوں نہ ہو۔ مگر باوقار زندگی کی قدر جانتی ہو۔ اور شرف انسانیت سے واقف ہو۔ اسے نہ صرف دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی۔ بلکہ خدا تعالےٰ بھی اسے کامیابی اور سربلندی عطا کرتا ہے ؛

ہندوستان میں آج کل کہرام مچا ہوا ہے۔ فتنہ و فساد پھیل رہا ہے۔ قتل و خونریزی کا بازار گرم ہو رہا ہے۔ اگرچہ ان فسادات اور بدامنیوں کا انسداد حکومت کا کام ہے۔ اور وہ اس کے لئے کوشش اور سعی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گی۔ لیکن ہر ایک بہی خواہ ملک و قوم کا بھی فرض ہے۔ کہ جہاں تک اس سے ہو سکے۔ تباہ کن حالات کی اصلاح کرے۔ یہ فرض ہر سمجھدار اور دور اندیش انسان پر اس لحاظ سے ہی عائد نہیں ہوتا ہے۔ کہ قیام امن کے لئے حکومت کی کوشش میں حصہ لینا اپنے ملک اور اہل ملک کی بہترین خیرخواہی اور نہایت اعلیٰ خدمت ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی عائد ہوتا ہے۔ کہ ہر شخص اپنی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کا خیال زمانہ امن میں ہی کر سکتا ہے۔ اور فتنہ و فساد کے دوران میں کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ وُہ اطمینان کا ایک سانس بھی لے سکے گا ؛

آج کل انہی لوگوں کی سرگرانی سے جو عدم تشدد کے بہت بڑے دعویدار اور رحم و شفقت کے مجسم پتلے کہلاتے تھے۔ اور جن کا دعویٰ تھا۔ کہ خواہ ان کے جسم ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں۔ وُہ مقابلہ کے لئے انگلی تک نہ ہلائیں گے۔ ہندوستان بلا استثناء پشاور سے لے کر راس کماری تک فتنہ و فساد کا گہوارہ بنا ہوا ہے بیسیوں نہیں سینکڑوں انسان اس وقت تک قتل ہو چکے۔ اور غالباً ہزاروں جیل خانوں میں بند کرنے پڑے۔ لیکن باوجود اس کے آتش فساد روز بروز زیادہ بھڑک رہی۔ اور حالات کو زیادہ سے زیادہ نازک اور پُرخطر بنا رہی ہے ایسی صورت میں اگرچہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کل پردہ غیب سے کیا ظہور پذیر ہو۔ اور کس قسم کے انقلاب سے دوچار ہونا پڑے۔ لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے۔ کہ جو لوگ آنے والے خطرہ کا احساس نہ کرتے ہوئے اس سے محفوظ رہنے یا اس کے اثر سے کم متاثر ہونے کی کوشش نہ کریں گے۔ اور نہ اپنی حفاظت کا سامان کریں گے۔ وُہ اس طرح پس جائیں گے۔ کہ غبار سے بھی زیادہ باریک ہو جائیں گے ؛

پس اب وقت ہے۔ گو حالات بتاتے ہیں۔ بہت قلیل وقت ہے۔ کہ ہر امن پسند اور اپنے ملک و قوم کا خیرخواہ اس قسم کی تیاری کرے۔ جو قیام امن اور اپنی عزت و آبرو کے لئے ضروری ہو۔ اور جس سے گورنمنٹ کو فسادات کے دور کرنے میں امداد مل جا سکے ؛

حالات کی نزاکت اور بدامنی کی بڑھتی ہوئی رو کو دیکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر اپنی جماعت کو جو ارشاد فرمایا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس پر پُوری طرح عمل کرے۔ حضور نے فرمایا۔ جو اصحاب بندوق کا لائسنس حاصل کر سکتے ہیں۔ وُہ بندوق کا لائسنس حاصل کریں۔ اور جہاں جہاں تلوار رکھنے کی اجازت ہے۔ وہاں تلوار رکھیں۔ لیکن جہاں اس کی اجازت نہ ہو۔ وہاں لاٹھی ضرور رکھنی چاہیئے ؛

جو لوگ اس قسم کی کوئی چیز اپنے پاس رکھیں گے۔ وُہ نہ صرف ضرورت کے موقعہ پر گورنمنٹ کے لئے بہت مفید اور کارآمد ثابت ہو سکیں گے۔ اور نہ صرف ملک میں بدامنی کا انسداد کرنے میں حصہ لے سکیں گے۔ بلکہ اپنی جان و مال کی بھی حفاظت کر سکیں گے۔ اور یہ ایسے شریفانہ مقاصد ہیں۔ کہ کوئی عقلمند اور دُور اندیش انسان انہیں ناجائز اور ناروا نہیں قرار دے سکتا۔ اور ان کی خاطر کسی قسم کا سامان رکھنا غیر ضروری نہیں سمجھا جا سکتا۔ پس ہر ایک احمدی کو چاہیئے۔ کہ ضروریات زمانہ اور حالات پیش آمدہ کا لحاظ رکھتے ہُوئے ضروری سامان مہیا کرے۔ اور اس سے کام لینا سیکھے ؛

ظفر علی کی فتنہ انگیزیاں کب تک؟

کیا گورنمنٹ پنجاب متوجہ نہ ہوگی؟

کراچی کا مشہور انگریزی اخبار "دی ڈیلی گزٹ" ۲۵ اپریل لکھتا ہے۔ کہ بمبئی کے ایک اخبار کچھ سدرشن کے ایڈیٹر مسٹر این۔ ایل۔ پارمر کو عدالت سے قید کی سزا اس جرم میں ہوئی ہے۔ کہ اُس نے خوجہ کمیونٹی کے مذہبی پیشوا سر آغا خاں کی زندگی پر نازیبا نکتہ چینی کی تھی۔ ملزم نے یہ عذر بیان کیا۔ کہ اس کا منشاء محض یہ تھا۔ کہ وُہ مذہبی نقطہ نگاہ سے پبلک کو صحیح راستہ کی تعلیم دے اور اسی لئے اس نے یہ مضمون تحریر کیا۔ لیکن عدالت نے یہ عذر رد کر دیا۔ اور اُسے سزائے قید دے دی۔

یہ بالکل تازہ فیصلہ ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ مذہبی پیشواؤں کی توہین ایسا جرم ہے۔ جس پر گرفت کرنا حکومت کا فرض ہے۔ لیکن ہمیں حیرت ہے۔ کہ حکومت پنجاب ان لوگوں کے خلاف کیوں خاموش ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے مذہبی و روحانی پیشوا کی توہین ایک عرصہ سے نہایت اشتعال انگیز طریق سے کر رہے ہیں۔ اور جن کا سب سے بڑا سرغنہ ظفر علی ہے ؛

ظفر علی اور اس کے اخبار "زمیندار" نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات کے متعلق جو اس قسم کا پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ وُہ نہایت ہی امن شکن اور فتنہ انگیز ہے۔ اور اس سے لاکھوں ہی کی ایسی جماعت کے نازک ترین جذبات اور احساسات مجروح ہو رہے ہیں۔ جو اپنا سب کچھ اپنے امام کے ہاتھ پر بیچ دینے کا اقرار کر چکی ہے۔ مگر حکومت خاموش بیٹھی تماشا دیکھ رہی ہے۔ اور اتنا نہیں کر سکتی کہ ظفر علی اور اس کے اخبار کی فتنہ انگیزی کو روک دے ؛

اگر حکومت بمبئی ضروری سمجھتی ہے۔ کہ خوجہ کمیونٹی کے

مذہبی لیڈر سر آغا خاں کی زندگی پر اشتعال انگیز نکتہ چینی کرنے والے پر مقدمہ چلائے۔ اور اسے مستوجب سزا قرار دے۔ تو گورنمنٹ پنجاب جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا کے خلاف مسلسل بدزبانی اور بیہودہ گوئی کرنے اور ناپاک سے ناپاک الزام لگانے والے ظفر علی اور اخبار" زمیندار" سے کیوں اغماض کر رہی ہے۔ اس کی وجہ ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔

یہ حکومت پنجاب کی ایسی سہل انگاری ہے۔ جو جماعت احمدیہ جیسی امن پسند اور قانون کا احترام کرنے والی جماعت کے لئے نہایت ہی صبر آزما ہے۔ اور اب جبکہ ایک طرف تو ظفر علی اور "زمیندار" اپنے گندے قلم کے ذریعہ احمدیوں کے لئے آگ برسا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف عام مسلمانوں کو احمدیوں پر ظلم و ستم کرنے کے لئے اکسا رہے ہیں۔ ایسی خطرناک حالت پیدا ہو رہی ہے۔ جس کی طرف حکومت پنجاب کو فوراً متوجہ ہونا چاہیئے اور اس فتنہ انگیز کو فوراً واقعی سزا دینی چاہیئے۔

ہم بارہا کہہ چکے ہیں۔ اور اب پھر کہتے ہیں۔ کہ ظفر علی کی شرانگیزیاں حد سے بڑھ چکی ہیں۔ اس کی شرارتیں انتہائی درجہ افسوسناک ہو چکی ہیں۔ اور اس نے اپنی طرف سے امن شکنی اور فتنہ پردازی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اب بھی اگر حکومت نے اس طرف توجہ نہ کی۔ اور دیگر امن پسند رعایا کے مذہبی جذبات کی حفاظت کا سامان نہ کیا۔ تو یہ فتنہ نہایت خطرناک ثابت ہوگا۔ اور اس کے بہت خطرناک نتائج نکلیں گے۔

شرابخانوں پر عورتوں کا پکٹنگ

گزشتہ پرچہ میں ہم نے شراب کی دوکانوں پر عورتوں کا پہرہ لگانے اور شرابیوں کو شراب نوشی سے باز رکھنے کے متعلق گاندھی جی کی تجویز پر اظہار خیالات کیا تھا۔ اور اس کے نقصانات کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اب اس خطرہ کا احساس ان لوگوں کو بھی ہو رہا ہے۔ جو عورتوں کی آزادی کے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ اور سیاسی جد وجہد میں انہیں پہلو بہ پہلو کھڑا کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" (۲۷- اپریل) لکھتا ہے:۔

"شراب خانوں کے گرد و نواح تو بہت ہی گندے ہیں۔ اور وہاں سے پکٹنگ کرنے والی پونو دیویوں کا گذر بھی ہمیں ناگوار گذرتا ہے۔ اس لئے ہم بزور پرارتھنا کرینگے۔ کہ پکٹنگ کا کام پنجاب میں دیویوں کے حوالے نہ کیا جائے۔ معلوم نہیں۔ یہ پرچار تھا پنجاب تک ہی کیوں محدود رکھی گئی ہے۔ کیا پنجاب کے شراب خانوں کا ہی گرد و نواح خراب ہوتا ہے۔ اور باقی سارے ہندوستان کے شرابخانے پوتر ستھانوں میں واقعہ ہوتے ہیں۔ نیز ان کے شرابی نہایت بلند اخلاق رکھتے ہیں۔ اگر نہیں۔ اور ہر جگہ کے شرابی ایک ہی ہوتے ہیں۔ تو ہر جگہ شرابخانوں کے قریب بھی عورتوں کو نہ جانے دینا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین کیخلاف کبھی مقدمہ نہیں کیا

"زمیندار" کی غلط بیانی کی تردید

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس اعلان پر کہ گورنمنٹ کو خود ان فتنہ انگیزیوں کے ازالہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ جو جماعت احمدیہ کے پیشوا کے خلاف محض شرارت اور ایذا رسانی کے لئے کی جا رہی ہیں۔ کیونکہ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ قیام امن کے لئے لاکھوں کی جماعت کے پیشوا کی توہین اور تذلیل نہ ہونے دے۔ اور ان کے دشمنوں کی طرف سے فساد کی جو کوشش ہو رہی ہے۔ اسے دبانا اپنا اہم فریضہ سمجھے۔ اس پر" زمیندار" نے اپنی مشہور دروغگوئی اور افترا پردازی سے کام لیتے ہوئے نہایت اشتعال انگیز الفاظ میں لکھا ہے:۔

"خود مرزا آنجہانی نے کیوں اپنی تمام عمر عدالتوں کے گرد جوتیاں چٹخانے۔ مقدمے ہارنے اور اپنے مخالفین سے تحریری معافیاں مانگنے میں گذار دی۔ جب عدالت میں جانا فرقہ مرزائیہ کے نبی کی سب سے بڑی سنت ہے۔ تو میاں محمود کیوں اس بات سے گھبراتے ہیں۔ حکومت کی جس خدمت پر فرقہ قادیانیہ کو سب سے زیادہ ناز ہے۔ وہ ابطال جہاد کا پروپیگنڈا ہے۔ پھر اگر اس خدمت کو اپنا شفیع قرار دے کر بانئے فرقہ نے عدالتوں میں جانے سے تامل نہیں کیا۔ تو اس کے جانشینوں کو اس کے مقدس طریق عمل کا تتبع کرنے میں کیوں تامل ہے" (زمیندار ۱۳- اپریل)

ان سطور میں" زمیندار" نے جس بات پر اپنے دعوے کی بنیاد رکھی ہے۔ اور جس پر بے حد زور دیا ہے۔ وہ سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ بانئ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی اپنے کسی بڑے سے بڑے دشمن کے خلاف بھی عدالتوں میں جانا پسند نہ فرمایا۔ آپ پر ناپاک سے ناپاک اور خطرناک سے خطرناک الزام لگائے گئے۔ آپ کو دکھ اور تکالیف پہنچانے میں کوئی کمی نہ کی گئی۔ آپ پر قاتلانہ حملے کئے گئے۔ مگر کبھی آپ نے عدالتوں میں جانا گوارا نہ کیا۔ اور ہمیشہ اپنی فریاد اپنے بھیجنے والے خدا کے حضور پیش کی۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ آپ پر قتل کا الزام لگایا گیا۔ آپ کو قاتل کی حیثیت میں عدالتوں میں کھینچا گیا۔ اور آپ کے تمام مخالفوں نے جن میں عیسائی۔ آریہ اور مسلمان سارے شامل تھے۔ آپ کو مجرم قرار دینے کے لئے سارا زور لگا دیا اور ساری جد وجہد صرف کر دی۔ ایک نہایت خطرناک سازش کھڑی کی گئی۔ جس میں ایک اقبالی مجرم بنایا گیا۔ اور اس سے بیان دے دیا۔ کہ مرزا صاحب نے اسے قتل کے لئے مقرر کیا تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے خارق عادت طور پر آپ کو اس فتنہ عظیمہ سے بچا لیا۔ اور عدالت نے صاف طور پر بری کر دیا۔

اس شرارت کا اندازہ لگائیے۔ جو آپ کے خلاف ناحق کی گئی اس تکلیف اور مشقت کو مدنظر رکھئے۔ جو اس مقدمہ میں جوابدہی کے لئے برداشت کرنا پڑی۔ اور ان ناپاک حملوں کا خیال کیجئے۔ جو محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے آپ کے چال چلن پر کئے گئے۔ ان میں سے ایک ایک بات آپ کو حق دیتی تھی۔ کہ آپ ان لوگوں پر جنہوں نے آپ کے خلاف قتل کا نہایت خطرناک جھوٹا اور بناوٹی مقدمہ بنایا۔ اور آپ پر طرح طرح کے ناپاک الزام لگائے۔ ہتک عزت کا مقدمہ کرتے۔ اور عدالت کے ذریعہ سزا دلاتے۔ اس کے لئے آپ سے کہا بھی گیا۔ اور قانون دان اصحاب نے اس پر بہت زور دیا۔ مگر آپ نے ایسے وقت بھی مقدمہ کرنا پسند نہ فرمایا۔ اور صاف صاف اعلان کر دیا:۔

"اگرچہ ڈاکٹر (کلارک) صاحب کے اکثر کلمات جو نہایت دلآزار اور سراسر جھوٹ اور افترا اور کم از کم ازالہ حیثیت عرفی کی حد تک پہنچ گئے تھے۔ مجھے حق دیتے تھے۔ کہ ان بے جا اور باطل الزاموں کا عدالت کے ذریعہ سے تدارک کروں۔ مگر میں باوجود مظلوم ہونے کے کسی کو آزار دینا نہیں چاہتا۔ اور ان تمام باتوں کو حوالہ بخدا کرتا ہوں"

پس جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان حالات میں بھی عدالت میں مقدمہ کرنا پسند نہ کیا۔ اور اپنا معاملہ خدا تعالےٰ پر چھوڑ دیا۔ تو "زمیندار" کا یہ کہنا کس قدر جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے۔ کہ "بانئ فرقہ نے عدالتوں میں جانے سے تامل نہ کیا"۔ آپ خود قطعاً عدالتوں میں کبھی نہ گئے۔ ہاں ظالموں اور خدا ناترسوں کے لیجانے پر آپکو جانا پڑا۔ مگر خدا تعالےٰ نے ہر موقعہ پر آپ کو کامیابی اور کامرانی بخشی۔

"زمیندار" نے مقدمے ہارنے اور مخالفین سے تحریری معافیاں مانگنے کا ذکر بھی محض شرارت اور دروغگوئی کی بنا پر کیا ہے۔ آپ نے جبکہ کوئی مقدمہ کیا ہی نہیں۔ تو مقدمہ ہارنے کا کیا مطلب اور یہ بھی قطعاً جھوٹ ہے۔ کہ کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریری معافی مانگی۔

پس جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفین کے ناپاک سے ناپاک حملوں...

کارپردازان اخبار مباہلہ کے ناپاک پراپیگنڈا کی حقیقت

اور

جماعت احمدیہ کی طرف سے مباہلہ کی کھلی دعوت

ان دنوں کچھ لوگ جو انجمن داعیان مباہلہ کے نام سے اپنے آپ کو موسوم کر رہے ہیں۔ اور اخبار "مباہلہ" سے تعلق رکھتے ہیں شرافت اور انسانیت سے بالکل باہر نکل کر ملک کے اخلاق اور انسانیت کے خلاف ایسے حملے کر رہے ہیں۔ کہ کوئی بھی خواہ ملک خواہ کسی مذہب سے اس کا تعلق ہو۔ ان کی برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ لوگ زیادہ تر ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو کچھ عرصہ ہوا۔ قادیان میں چیتھڑوں میں داخل ہوا تھا۔ لیکن جماعت احمدیہ کی امداد اور سہارے سے نہ صرف یہ کہ اس کے بچوں نے تعلیم حاصل کی۔ بلکہ وہ نسبتی طور پر ایک آسودہ حال خاندان ہو گیا۔ اور اس وقت تک بھی جماعت احمدیہ کے کئی افراد کی رقوم اس کے ذمہ ہیں۔

ان لوگوں نے بعض ذاتی مفاد کے حاصل نہ ہونے پر یہ غیر شریفانہ رویہ اختیار کیا۔ کہ ہمارے مطاع سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر نہایت گندے اور مفتریانہ اتہامات لگانے شروع کئے۔ اور ایک استغاثہ بھی تحریک قتل کے الزام کا حضرت امام جماعت احمدیہ اور بعض دوسرے احمدیوں کے خلاف دائر کیا۔ لیکن اس مقدمہ میں ان کے جھوٹوں کی خوب اچھی طرح پردہ دری ہو گئی۔ اور عدالت نے سرسری تحقیق کے بعد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ اور بعض دوسرے احمدیوں کو جن کو انہوں نے شرارتاً ملوث کیا تھا۔ بغیر بلانے کے ہی بری کر دیا۔ اس مقدمہ میں ان لوگوں کے دو جھوٹ بوضاحت ظاہر ہو گئے۔ ایک یہ کہ ایک صاحب نیک محمد خان صاحب کو بھی انہوں نے مقدمہ میں شامل کیا تھا۔ لیکن بیان دیتے وقت یہ جھوٹ ان کے ذہن سے ایسا نکلا۔ کہ اس وقت یہ لوگ ان کا نام لینا بھی بھول گئے۔ جو شاید انگریزی تاریخ میں پہلا واقعہ ہو گا۔ دوسرا جھوٹ ان کا یہ ثابت ہوا۔ کہ یہ لوگ پبلک میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے خلاف جو الزام لگاتے تھے۔ ان میں اپنی ذاتی شہادت کو پیش کیا کرتے تھے۔ مگر عدالت میں انہوں نے حلفی بیان یہ دیا۔ کہ وہ خود آخر وقت تک مخلص تھے۔ لیکن بعض دوسرے لوگوں سے بعض الزامات انہوں نے سُنے۔ اور ان کی تحقیق کر کے انہیں سچا پایا۔ اور اس وجہ سے الگ ہو گئے۔ ان کے اس بیان نے ثابت کر دیا۔ کہ دونوں بیانوں میں سے ایک میں انہوں نے ضرور جھوٹی قسم کھائی تھی۔ اور جو لوگ خود اپنے اقرار کے رُو سے جھوٹی قسم کھانے والے ہوں۔ ان کا اعتبار کونسا شریف آدمی کر سکتا ہے۔

ہم یہ سمجھ رہے تھے۔ کہ ان لوگوں کے الزامات کی نوعیت اور انہیں بغیر دلیل کے شایع کرنا ایک ایسا فعل ہے۔ کہ ہر شریف انسان اس کی مخالفت کریگا۔ اور انسانیت بیتاب ہو کر اس کے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑی ہو گی۔ اور ہر مذہب و ملت کے لوگ اسے اپنی شرافت پر حملہ خیال کرینگے۔ اس وجہ سے ہم نے شروع میں ان کی باتوں کا جواب دینے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ لیکن ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہی۔ جب ہم نے یہ دیکھا۔ کہ جہاں بعض لوگوں نے اس مباہلہ میں باوجود مذہبی مخالفت کے شرافت اور انسانیت کا ثبوت دیا۔ اور فتنہ پردازوں کے اس رویہ کو نفرت کی نظر سے دیکھا۔ وہاں بعض لوگ مسلمانوں میں سے بھی ہندوؤں میں سے بھی اور سکھوں میں سے بھی ان کے طرفدار بن گئے۔ اور انہوں نے بجائے اس کے کہ ان لوگوں سے دلیل کا مطالبہ کرتے۔ اور ان کے اس خلاف انسانیت پروپیگنڈے پر اظہار نفرت کرتے۔ اُلٹا حضرت امام جماعت احمدیہ سے مطالبہ شروع کیا۔ کہ وہ ان لوگوں کا مطالبہ پورا کریں۔ حالانکہ دنیا کی کسی حکومت اور کسی مذہب نے مدعی کے دعوے کو بلا دلیل قبول کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اور سب نے بار ثبوت مدعی پر رکھا ہے۔ نہ کہ مدعا علیہ پر۔ اور ان لوگوں نے یہ بھی خیال نہ کیا۔ کہ اس قسم کے گندے پروپیگنڈے کی اگر اس طرح اجازت دی جائیگی۔ تو پبلک کی حیا اور شرم کی روح ماری جائیگی۔ اور آج جماعت احمدیہ کے خلاف یہ پروپیگنڈا ہے۔ تو کل دوسرے فرقوں کے لوگوں کے خلاف ہو گا۔ کیونکہ جس چیز کو ایک وقت میں جائز سمجھ لیا گیا۔ دوسرے وقت میں اس کو ناجائز قرار دینا بالکل ناممکن ہو گا۔ اور نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ ہندوستان کا مطلع ایسا گندہ ہو جائیگا۔ کہ شریف عورتوں کو گندے پوسٹروں اور گندے لٹریچر کی وجہ سے گھروں سے باہر نکلنا مشکل ہو جائیگا۔

آہ! ان لوگوں نے یہ خیال نہ کیا۔ کہ اگر ایسے اتہامات کا شایع کرنا جائز اور درست قرار دیا گیا۔ تو پھر ان گندے مصنفین کے قلم کو روکنے کی کیا دلیل باقی رہ جائیگی۔ جو مذہب کے نام سے دوسرے مذاہب کے مقدسین کے خلاف ناپاک الزامات کی اشاعت کرتے رہتے ہیں۔ کس دلیل کی بنا پر مسیحی ان لوگوں کے خلاف آواز اٹھائیں گے۔ جو نعوذ باللہ حضرت مریم صدیقہ پر اتہام زنا اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ولادت ناجائز کا الزام لگاتے ہیں۔ کس دلیل کی بناء پر اہل ہنود ان لوگوں کے خلاف آواز اٹھائیں گے۔ جو سیتا پر کمزوری اخلاق اور کرشن جی پر اوباشی۔ اور بعض دوسرے رشیوں پر تعیش کی انتہائی صورتوں کا اتہام لگاتے ہیں؟ کس بنا پر آریہ صاحبان ان لوگوں کے خلاف آواز اٹھائیں گے۔ کہ جو پنڈت دیانند کے متعلق عورتوں اور لڑکوں سے ناجائز تعلقات کی باتیں بیان کرتے ہیں۔ کس بناء پر سکھ صاحبان ان لوگوں کے خلاف آواز اٹھائیں گے۔ جو ان کے نیک گروؤں کے خلاف جھوٹ فریب اور دھوکہ وغیرہ کے اعتراضات کرتے ہیں۔ پھر اہل سنت صاحبان کس منہ سے ان لوگوں کے خلاف آواز اٹھائیں گے۔ جو حضرت عائشہ صدیقہ اور خلفائے اربعہ اور صحابہ کرام کے خلاف گندے سے گندے بہتان شایع کرتے رہتے ہیں۔ اور شیعہ صاحبان کس منہ سے ان لوگوں کے خلاف آواز اٹھائینگے۔ جو آئمہ اطہار اہل بیت کے خلاف سیاسی و تمدنی کمزوریوں ہی کی نہیں۔ بلکہ اخلاقی کمزوریوں کی نسبت کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ افسوس کہ ہماری مخالفت میں یہ خیال نہ کیا گیا۔ کہ ہم ایک ایسا اصل قائم کرتے ہیں۔ جو سب مذاہب کی تعلیم کے خلاف ہونے کے علاوہ انسانیت اور شرافت کے بھی خلاف ہے۔ اور نہ یہ سوچا گیا۔ کہ جس طریق عمل کو وہ احمدیہ جماعت کے خلاف صحیح قرار دیتے ہیں۔ وہ ہر قوم و مذہب کے متعلق صحیح سمجھا جائیگا۔ اور دنیا میں امن کا قیام ایک امر موہوم ہو جائیگا۔

گو ایسے بے بنیاد اتہامات کی تردید کی کوئی ضرورت نہ تھی لیکن حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ نے بنی نوع انسان کی ہمدردی کو مد نظر رکھتے ہوئے اور دنیا کے اخلاق کی حفاظت کے خیال سے خاموش رہنا مناسب نہ سمجھا۔ اور یہ اعلان کیا۔ کہ (۱) اس قسم کے اتہامات کا شایع کرنا اخلاقاً اور مذہباً درست نہیں۔ (۲) شریعت اسلامیہ ایسے الزامات کے سچا قرار دینے کے لئے کچھ معیار مقرر کرتی ہے۔ اگر ایسے الزامات کا شایع کرنا جائز ہی سمجھا جائے۔ تو ان معیاروں کے مطابق ان الزامات کو ثابت کرنا چاہئے۔ جو اسلام نے مقرر کئے ہیں۔ ورنہ تسلیم کرنا چاہئے۔ کہ اسلام ایک ناقص مذہب ہے۔ (۳) یہ لوگ دو مطالبے کرتے ہیں۔ (اوّل) عدالت میں نالش کا۔ سو شریف آدمی اپنی عزت کی حفاظت کے لئے عدالت میں جانے کا محتاج نہیں (دوم) مباہلہ کا۔ لیکن مباہلہ کا مطالبہ الزامات کے مدعی کی طرف سے شرعاً ہرگز درست نہیں۔

ان اتہامات لگانیوالوں نے ان تینوں باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اور برابر اپنی شرارت میں بڑھتے چلے گئے۔ اور یہ شایع کرنا

شروع کیا۔ کہ چونکہ امام جماعت احمدیہ پر جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ وہ سچے ہیں۔ اس لئے وہ مباہلہ نہیں کرتے۔ اس کے جواب میں سیدنا حضرت امام کی طرف سے تین جواب دیئے گئے۔ (اول) آپ نے اپنی نیت کی صفائی کے اظہار کے لئے یہ اعلان فرمایا۔ کہ میں مذہبًا الزامات کے مدعی کی طرف سے مباہلہ کے چیلنج کو ناجائز قرار دیتا ہوں۔ پس چاہیئے۔ کہ وہ علماء جو ستریاں مباہلہ کی تائید میں الزام لگانے والے کے لئے مباہلہ کے چیلنج کو جائز سمجھتے ہیں۔ مجھ سے اس امر میں مباہلہ کرلیں۔ میں مباہلہ اس امر پر کرونگا۔ کہ اسلام میں ایسا مطالبہ جائز نہیں۔ اور وہ اس پر مباہلہ کریں۔ کہ ایسا مطالبہ جائز ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حق و باطل کو ظاہر کردیگا اور دنیا کو یہ بھی معلوم ہو جائیگا۔ کہ میں مباہلہ سے الزامات کے سچا ہونے کی وجہ سے گریز نہیں کرتا۔ بلکہ اس لئے انکار کرتا ہوں۔ کہ میرے نزدیک اسلام کے رو سے ایسا مباہلہ جائز نہیں۔

جب حضرت امام کے مخالفین نے علماء کا کوئی ایسا فتویٰ شایع نہ کیا۔ اور نہ ایسے علماء سامنے آئے۔ جو اس امر پر مباہلہ کے لئے تیار ہوں تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک اور طریق فیصلہ کی طرف معترضین کو بلایا۔ حضور نے ان لوگوں سے جو ان مفتریوں کے ساتھ تھے مطالبہ کیا۔ کہ اگر ایسے اتہامات کا شایع کرنا درست اور صحیح ہے۔ تو وہ صاف لفظوں میں اس کا اعلان کردیں۔ کہ ایسے اعتراضات کا شایع کرنا اسلامی تعلیم کی رو سے درست اور صحیح ہے۔ اور یہ کہ الزامات لگانے والوں کے ساتھ جو شخص مباہلہ نہ کرے وہ جھوٹا ہوتا ہے۔ تاکہ پھر ان کے مخالفین بھی ان لوگوں کے خلاف ان اعتراضات کو شایع کرسکیں کہ جو ان لوگوں اور ان کی بیویوں اور بہوؤں پر لگتے ہیں۔ لیکن ان مفتری مستریوں کے حامیوں نے ایسا کوئی اعلان اب تک شایع نہیں کیا۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ لوگ دل میں اس طریق کو جائز نہیں سمجھتے۔ ورنہ اگر نیک نیتی سے یہ لوگ کام کر رہے ہوتے۔ تو کیوں نہ اعلان کرتے کہ یہ طریق بالکل جائز ہے۔ اور یہ کہ اگر ہمارے خلاف اس طریق کو استعمال کیا جائے۔ تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اور ہم پر اور ہماری عورتوں پر الزام لگنے کی صورت میں اگر ہم یا ہماری عورتیں عدالت میں نہ گئیں۔ یا مباہلہ نہ کیا۔ تو دنیا کو ان الزامات کے صحیح سمجھنے کا حق حاصل ہوگا۔ اور ان لوگوں کی خاموشی سے یہ ثابت ہو گیا۔ کہ جہاں حضرت امام کے پہلے مطالبہ سے حضور کی نیک نیتی ثابت ہوئی تھی۔ وہاں دوسرے مطالبہ کا جواب نہ دینے سے ان مفتریوں اور ان کے مددگاروں کی بددیانتی ثابت ہوگئی۔

جب اس مقابلہ کے لئے بھی سلسلہ احمدیہ کے مخالفین نہ آئے۔ تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک تیسرا چیلنج تمام ان علماء اور لیڈروں کو دیا۔ جو اخبار مباہلہ کے طرفدار دل میں سمجھتے ہیں۔ کہ وہ شخص ہماری عداوت کی وجہ سے اسلام کی تعلیم کو چھپا رہے ہیں۔ ورنہ اگر فی الواقع وہ اسلام کی تعلیم یہی سمجھتے ہیں۔ تو آئمہ اربعہ یا ان کے اکابر شاگردوں میں سے جو پچھلے تیرہ سو سال میں گذرے ہیں۔ یا آئمہ اطہار اہل بیت میں سے کسی ایک کا یا ان کے اکابر شاگردوں میں سے کسی ایک کا جو پچھلے تیرہ سو سال میں گذرے ہیں۔ یہ فتویٰ نکال کر دکھائیں۔ کہ کسی شخص پر گندے اتہام لگا کر اسلام کے مقرر کردہ ثبوتوں کے پیش کرنے کے بغیر الزام لگانیوالا اس شخص کو جس پر وہ الزام لگاتا ہے۔ مباہلہ کا چیلنج دے سکتا ہے۔ تو ہر ایسے فتویٰ کے بدلہ میں وہ فی فتوےٰ ایک سو روپیہ انعام اس حوالہ کے پیش کرنے والے کو دینگے۔ اور یہ بھی اجازت دی۔ کہ اس فتوےٰ کے پیش کرنے والے کے لئے یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ وہ خود بھی اس فتوےٰ کو مانتا ہو۔ بلکہ ایک حنفی شخص شافعی، حنبلی، مالکی، یا شیعہ کا فتویٰ پیش کرسکتا ہے۔ اسی طرح ایک شیعہ اہل سنت کا فتویٰ پیش کرسکتا ہے۔ مگر باوجود ہر مثال پر سو روپیہ کا انعام مقرر کرنے کے کسی عالم نے آج تک ایک مثال بھی پیش کرنے کی جرأت نہیں کی۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان مفتریوں کے مؤید علماء اپنے دل میں خوب جانتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اس رویہ میں اپنے اماموں کے بھی خلاف چل رہے ہیں۔ اور اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ کہ احمدیہ جماعت کی مخالفت میں وہ اپنے مذہب پر بھی تبر چلا رہے ہیں۔ اور انہوں نے ثابت کردیا ہے۔ کہ ان کے دل خدا کے خوف اور مذہب کی محبت سے بالکل خالی ہیں۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے صرف ان تین زبردست مطالبات کو پیش کرنے کے ذریعہ سے ہی اپنے مخالفین کی حقیقت کو ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ جب ہم میں سے بعض نے "جواب مباہلہ" شایع کیا۔ تو حضور اقدس نے مفصلہ ذیل تحریر "جواب مباہلہ" کے مدیر کے پاس بھیجدی۔ جس سے ان مفتریوں کی حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ حضور نے تحریر فرمایا:-

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

"مکرمی! السلام علیکم:-

بیشک اس کام کو شروع کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کا مددگار اور ناصر ہو۔ میں تو خود ان امور کا جواب دینا شرعًا اور بعض رؤیا کی بنا پر مناسب نہیں سمجھتا۔ لیکن ایک ادنیٰ تدبر سے انسان ان لوگوں کے مفتریانہ بیانات کی حقیقت کو پا سکتا ہے۔ میرا جواب تو میرا رب ہے۔ میں اسی کو اپنا گواہ بناتا ہوں۔ وہ سب کھلی اور پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ اور اسی کا فیصلہ درست اور راست ہے۔ وہ اس امر پر گواہ ہے۔ کہ اخبار مباہلہ والوں نے سرتاپا جھوٹ بلکہ افتراء سے کام لیا ہے۔ اور انشاء اللہ وہ گواہ رہیگا۔ میں اسی کے فضل کا امیدوار اور اس کی نصرت کا طالب ہوں۔ دب انی مغلوب فانتصر میں ان لوگوں کے بیانات پر جو اخبار میں شایع ہوئے ہیں۔ سوائے اس کے کیا کہوں۔ کہ انہیں خدا تعالیٰ کی لعنت سے ڈرنا چاہیئے۔ کہ سرتاپا کذب و بہتان سے کام لے رہے ہیں۔ اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اگر میرا رب مجھ سے کام لینا چاہتا ہے۔ تو وہ خود میرا محافظ ہوگا۔ اور اگر وہی مجھ سے کام نہیں لینا چاہتا۔ تو لوگوں کی تعریفیں میرا کچھ نہیں بنا سکتیں۔ باقی رہیں ہدایات۔ سو میرے نزدیک ہر ایک عقلمند انسان جو شریعت کے امور سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہو۔ ان لوگوں کے غلط طریق سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ ہاں ایک سوال ہے جس کا شاید آپ جواب نہ دے سکیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بعض نادان اور شکوک و شبہات میں پڑے ہوئے لوگ یہ خیال کرلیتے ہیں۔ کہ مباہلہ نہ کرنا اس سبب سے نہیں۔ کہ میں مباہلہ کو جائز نہیں سمجھتا۔ بلکہ اس سبب سے ہے۔ کہ میں مباہلہ کرنا نہیں چاہتا۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو مباہلہ بھی ہر شخص سے نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے بھی شرائط ہیں۔ مگر اس قسم کے امور کے لئے کہ جن کے متعلق حدود مقرر ہیں۔ اور گواہی کے خاص طریق مذکور ہیں۔ مباہلہ چھوڑ کر قسم بھی جائز نہیں۔ اور ہرگز درست نہیں۔ کہ کسی شخص (الزام دہندہ) کو ایسے امور میں مباہلہ کے مطالبہ کی اجازت دی جائے۔ یا مطالبہ پر مباہلہ کو منظور کرلیا جائے۔ مجھے یہ کامل یقین ہے۔ اور ایک اور ایک دو کی طرح یقین ہے۔ کہ ایسے امور کے متعلق مباہلہ کا مطالبہ کرنا یا ایسے مطالبہ کو منظور کرنا ہرگز درست نہیں۔ بلکہ شریعت کی ہتک ہے۔ اور میں ہر مذہبی جماعت کے لیڈروں یا مقتدر اصحاب سے جو اس امر کا انکار کریں، مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر مولوی محمد علی صاحب یا ان کے ساتھی جو مباہلہ کی اشاعت میں یا اس قسم کے اشتہارات کی اشاعت میں خاص حصہ لے رہے ہیں۔ مجھ سے متفق نہیں۔ بلکہ ایسے امور میں مباہلہ کے مطالبہ کو جائز سمجھتے ہیں۔ اور ان کا یہ یقین ہے۔ کہ جو شخص ایسے مطالبہ کو منظور نہیں کرتا۔ وہ گویا اپنے جرم کا ثبوت دیتا ہے۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ اس امر پر مجھ سے مباہلہ کرلیں۔ پھر اللہ تعالےٰ حق و باطل میں خود فرق کردیگا"

خاکسار مرزا محمود احمد ۱۵ ٦/۲۹

مگر باوجود مذکورہ بالا حالات کے ہم حیران ہیں۔ کہ اب تک مستری خاندان اس امر کا شور مچا رہا ہے۔ کہ ان کے اتہامات کا کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔ اور کئی لوگ مسلمان اور ہندوؤں میں سے ان کی تائید کر رہے ہیں۔ ہم تمام شریف اور انسانیت کی قدر کرنے والی پبلک کے سامنے اب ان حالات کو پیش کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کے مددگاروں سے مطالبہ کرے۔ کہ یا تو وہ

اعلان کریں۔ کہ ایسے اخلاقی امور کے متعلق اس طرح بے دلیل باتیں شائع کرنا اور بے نام کے لوگوں کی طرف سے اتہام لگانا درست اور صحیح ہے۔ اور ان ائمہ اسلام کے نام شائع کریں۔ کہ جنہوں نے اس صورت میں الزام لگانے والے کو مباہلہ کا چیلنج دینے کا حق دیا ہو۔ یا پھر اپنے غلط رویہ پر ندامت کا اظہار کریں۔ ورنہ تمام دنیا اس امر پر گواہ رہے۔ کہ ہم نے اتمام حجت کر دی۔ اور خدا کی لعنت ضرور ان لوگوں پر پڑے گی۔ جنہوں نے قرآن کریم کے صریح حکم کے خلاف افترا اور جھوٹ کو پھیلایا ہے۔ یا افتراء کے پھیلانے والوں کی مدد کی ہے۔ وہ خدا جو زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا ہے جس نے اپنے رسولوں کو بھیج کر اخلاق اور شرافت کی بنیاد کو مضبوط کیا ہے۔ وہ یقیناً اس ظلم عظیم پر خاموش نہیں رہے گا۔ اس کی لعنت کی بجلی ضرور ان لوگوں پر گریگی۔ جنہوں نے سید انبیاءؐ کے کام کو تباہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور بنی نوع انسان کی شرافت اور معصوم اور بے کس عورتوں کی عزت کو برباد کرنے کے لئے ہاتھ اُٹھایا ہے۔ اگر اس ظلم عظیم پر بھی بغیر اس کے کہ اس کے مرتکب توبہ اور ندامت سے کام لیں۔ وہ خاموش رہے۔ تو اس کی خدائی پر حرف آتا ہے۔ اور وہ غیور خدا کبھی اس کی برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کی ہستی کو اس طرح پردۂ اخفاء میں چھپانے کی کوشش کی جائے؛

ہم یہ بھی اعلان کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر مولوی ظفر علی صاحب اور انکے دوسرے رفقاء نے جو مباہلہ والوں کے مددگار ہیں۔ اس اعلان پر بھی خاموشی سے کام لیا۔ اور بجائے دلائل کیطرف آنے کے اشاعت فحش کے جرم میں بڑھتے چلے گئے۔ تو ہم اس کے یہ معنے لیں گے۔ کہ وہ ابھی تک اس گندے فعل کو جائز سمجھتے ہیں۔ اور شرافت کی ہتک پر مُصر ہیں۔ اور پھر ہم ضرور ان الزامات کو شائع کرینگے۔ جو ان پر ان کی بیوی اور ان کے بیٹے اور دوسرے رشتہ داروں پر لگائے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح جو انکے دوسرے رفیق کار علماء پر لگائے جاتے ہیں۔ اور ہم انہیں اس وقت تک شائع کرتے چلے جائینگے۔ جبتک کہ یہ لوگ اسلام اور انسانیت کی تعلیم کی طرف نہ لوٹیں۔ اور ہم ہندوستان کے ایک گوشہ سے لیکر دوسرے گوشہ تک اس آواز کو بلند کر دینگے۔

ہم یہ بھی اعلان کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہم لوگ اس امر سے خوب واقف ہیں۔ کہ اخبار "مباہلہ" والوں نے حضرت امام اور حضور کے خاندان کی مستورات پر اتہام لگانے میں جھوٹ اور افتراء سے کام لیا ہے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کے صریح خلاف اور شرافت اور انسانیت کے مطالبہ سے آنکھیں بند کرتے ہوئے ان باتوں کی اشاعت کی ہے۔ جنہیں وہ بھی خوب جانتے ہیں۔ کہ جھوٹ ہیں۔ اور جن کی نسبت انہیں معلوم ہے۔ کہ یا تو وہ خود ان کے اپنے دماغوں کی بناوٹ ہیں۔ یا پھر بعض دوسرے شریر دلوں کی شرارت کا نتیجہ ہیں۔ اور چونکہ الزام ان لوگوں نے حضرت امام اور آپ کے خاندان کی مستورات پر لگایا ہے۔ اور حضرت امام سے ہی مباہلہ کا مطالبہ کیا ہے۔ اِس لئے ہم لوگ شرعاً آزاد ہیں۔ کہ ان الزامات کو سچا سمجھنے والوں کو خود اپنی طرف سے مباہلہ کا چیلنج دیں چنانچہ ہم اس اشتہار کے ذریعہ ایسے تمام لوگوں کو کُھلا کُھلا چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے ساتھ اصول مباہلہ کے مطابق اس امر میں مباہلہ کریں۔ کہ جو الزامات اور اتہامات لگائے گئے ہیں۔ وُہ جھوٹوں اور افتراؤں سے پُر ہیں۔ اور ہمارے اس چیلنج میں مندرجہ ذیل لوگ خصوصیت کے ساتھ مخاطب ہیں۔

(۱) مولوی ظفر علی خان آف زمیندار لاہور (۲) مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانہ۔ (۳) مولوی احمد علی صاحب لاہور (۴) مولوی ...الحق صاحب قاسمی راولپنڈی (۵) مولوی غلام محمد صاحب خطیب امرتسر (۶) مستری عبدالکریم ایڈیٹر اخبار مباہلہ معہ ممبران نام نہاد مجلس ہر مولوی خلیل احمد عرف بابا خلیل وغیرہ۔

ہم اپنے اس چیلنج کے جواب کا ایک ماہ تک انتظار کرینگے۔ اور اس عرصہ میں جو لوگ مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ جیسا کہ یہ مباہلہ کی دعوت انہیں بذریعہ رجسٹری بھجوائی جا رہی ہے۔ وہ بھی اپنے فیصلہ سے پریذیڈنٹ لوکل جماعت احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹرڈ خط اطلاع دیں۔ اور کسی مشہور اخبار میں بھی اپنا جواب شائع کرا دیں۔

اسلامی طریق مباہلہ کا یہ ہے۔ کہ ایک مجلس میں دونوں فریق جمع ہوں۔ اور پہلے ہر ایک فریق اپنے دعوےٰ کے متعلق دلائل دے اور بحث کرے۔ اس کے بعد جب باوجود ایک دوسرے کے دلائل سننے کے دونوں فریق اپنی بات پر قائم رہیں۔ تو دونوں ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہو کر جھوٹے کے لئے خدا تعالیٰ کی لعنت کا مطالبہ کریں۔ ہمارا طریق یہ ہوگا۔ کہ اگر فریق مخالف نے مباحثہ کے بعد ندامت کا اظہار نہ کیا۔ تو ہم ان الفاظ میں دُعا مانگینگے۔ کہ "اے ہمارے خدا ہم نے دلائل سے دوسرے فریق کو سمجھانے کی پوری کوشش کی۔ لیکن وہ حق کو تسلیم نہیں کرتا۔ اور اپنی بات پر قائم ہے۔ اور دعویٰ کرتا ہے۔ کہ جو الزامات اخبار مباہلہ میں شائع ہوئے ہیں۔ وہ سب سچے ہیں۔ اور ان میں افترا اور جھوٹ کا دخل نہیں ہے۔ حالانکہ تو خوب جانتا ہے کہ وہ الزامات جھوٹ اور افتراء سے پُر ہیں۔ اور گو بعض باتوں کے متعلق ان کو دھوکہ دیا گیا ہو۔ لیکن کئی الزامات ایسے بھی ہیں۔ کہ اخبار مباہلہ والوں نے انہیں خود وضع کیا ہے۔ یا یہ جانتے ہوئے انکو شائع کیا ہے۔ کہ وہ جھوٹ ہیں۔ اِس لئے اے خدا جب ان لوگوں نے تیرے صریح حکم کے خلاف اشاعت فحش کی ہے۔ اور ملک کے اخلاق کو بگاڑنے میں کوئی کسر نہیں رکھی۔ اور ہماری جماعت کو جو تیرے مقدس ہاتھوں سے دنیا میں قائم ہوئی ہے۔ نقصان پہنچانے کے لئے ہر طرح زور لگایا ہے۔ اور اپنے علم پر ندامت اور پشیمانی کا اظہار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور باوجود سمجھانے کے باز نہیں آئے۔ تو اے خدا جو سمیع و بصیر ہے۔ اور قادر و توانا ہے۔ اور شدید البطش اور سریع العقاب ہے۔ ہم تیرے حضور میں عاجزی سے ساتھ اپیل کرتے ہیں۔ کہ حق و باطل میں فرق کر۔ اور ان دشمنان انسانیت اور اعداء شرافت اور اسلام کی تعلیم کو عملی طور پر ٹھکرا دینے والوں کو ایک ایسی لعنت میں گرفتار کر جو دوسروں کے لئے موجب عبرت اور ان کے لئے موجب عذاب ہو۔ اور اگر ہم اپنے اس بیان میں جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔ تو پھر تو ہم پر اپنا عذاب نازل کر۔ آمین ثم آمین"

اس کے مقابلہ میں یہ لوگ یوں دعا کریں۔ کہ "اے خدا جو علیم وخبیر ہے۔ تو جانتا ہے۔ کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے۔ اسلام کی شریعت کے مطابق اور قرآن کریم کے احکام کے موافق کیا ہے۔ اور ہمیشہ سچ سے کام لیا ہے۔ اور جھوٹ اور افتراء سے ہمارے وہ اتہامات بالکل پاک ہیں۔ جو ہم نے امام جماعت احمدیہ اور ان کے خاندان پر لگائے ہیں۔ اور جو باتیں ہم نے دوسروں سے سنکر لکھی ہیں انکی بھی ہم نے پوری طرح تحقیق کر لی ہے۔ اور ان کی سچائی پر یقینی علم حاصل کر لیا ہے۔ اور یہ سب کام ہم نے محض دیانتداری اور اسلام کے فائدہ کے لئے کیا ہے۔ اور جھوٹ اور غلط بیانی سے ہماری تحریرات بالکل پاک ہیں۔ پس اے خدا اگر جو کچھ ہم نے کہا ہے درست ہے۔ اور تیرے علم میں صحیح ہے۔ اور تیری رضاء کے مطابق ہے۔ تو تو اپنی قدرت نمائی سے کام لے۔ اور اپنی غیرت کو بھڑکا۔ اور یہ لوگ جو ہمارے اس نیک کام میں روک بن رہے اور سچ کو جھوٹ اور راستی کو افتراء قرار دے رہے ہیں۔ اور ہم جیسے راستبازوں کو جو ان اتہامات کے معاملہ میں جھوٹ اور افتراء سے بکلی پاک ہیں۔ جھوٹ اور افتراء کا مرتکب قرار دیتے ہیں۔ انہیں تباہ اور برباد کر۔ لیکن اگر اے سمیع و بصیر خدا تیرے علم میں ہمارا یہ دعویٰ جو ہم نے بیان کیا ہے۔ غلط ہے۔ اور واقع میں ہم نے "مباہلہ" میں شائع ہونے والے یا اس سے نقل کر کے دوسری جگہ شائع ہونے والے مضمون یا اس کی اشاعت میں تیرے احکام کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور جھوٹ بولا ہے۔ یا جھوٹ کی تائید کی ہے۔ افتراء کیا ہے۔ یا افتراء کی تائید کی ہے۔ تو اے خدا اپنی غیرت کو جوش میں لا۔ اور ہمیں ایسے عذاب میں مبتلا کر جو ہماری بربادی اور دوسروں کی عبرت کا موجب ہو۔ آمین۔ ثم آمین"۔

اگر ہماری اس دعوت کو ہمارے مخالفین نے قبول نہ کیا۔ تو صاف معلوم ہو جائیگا۔ کہ ان کی طرف سے ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ بنصرہ کو دعوت مباہلہ محض شرارت اور دھوکہ دہی کی نیت سے تھی۔ اور ہر شریف انسان یقیناً ان کے اس فعل کو حقارت اور

نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا۔ اور ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ اگران لوگوں نے اس مطالبہ سے گریز کیا۔ تو پھر بھی یہ لوگ خدائی لعنت سے بچ نہیں سکیں گے۔ بلکہ اگر وہ ندامت کا اظہار نہیں کرینگے تو خدا تعالیٰ بہرحال ان کو پکڑے گا۔ اور ضرور پکڑ یگا۔ اور یقیناً ان کے وجود اور ان کے عزیزوں کے وجود اور ان کے گھر اور انکی دیواریں اور ان کی چھتیں خدا کی لعنت کی حامل ہونگی۔ اور ان کی آئندہ نسلیں ان کی طرف منسوب ہونے سے شرمائینگی۔ اے خدا اگر یہ لوگ تائب ہو کر تیرے دروازے کی طرف نہ لوٹیں۔ تو تو ایسا ہی کر آمین۔ اللّٰھم آمین!

مباہلہ کے متعلق جو اشتہار اور پوسٹر شائع کیا گیا۔ اس میں قلت گنجائش کی وجہ سے بہت تھوڑے نام درج ہو سکے۔ لیکن احباب کے بے حد اخلاص اور اصرار نے مجبور کر دیا ہے۔ کہ سب نام درج کر دیئے جائیں چنانچہ داعیانِ مباہلہ کے نام حسب ذیل ہیں۔ ان ناموں کے اندراج میں وہی ترتیب مدنظر رکھی گئی ہے جس سے احباب نے نام درج کرائے۔

داعیان مباہلہ

شیخ نورالدین دوکاندار۔ شیخ احمد دین ڈنگوی۔ شیخ فضل احمدؐ۔ میر مہدی حسین۔ محمدؐ یامین تاجر کتب۔ مولا بخش دوکاندار۔ عبدالرحیم ورق ساز۔ حافظ سلطان حامد۔ عبدالواحد سکاؤٹ ماسٹر۔ عبدالمغنی خان۔ ناظر بیت المال۔ ڈاکٹر سید غلام غوث۔ شیخ عبدالرحمٰن قادیانی نو مسلم۔ سید یامین شاہ۔ غلام رسول پٹھان۔ محمدؐ عبداللہ جلد ساز۔ غلام محمدؐ پنشنر سب انسپکٹر۔ بابا رحیم بخش۔ مولوی ارجمند خان۔ منشی محمد ابراہیم۔ عبدالمجید خان مٹھائی فروش۔ ڈاکٹر حشمت اللہ۔ مبارک احمد جامعہ احمدیہ۔ میاں مدد خان۔ پیر افتخار احمد۔ عبداللہ خان پٹھان۔ سید محمد سعید سلیم بریلوی۔ محمد رمضان موٹر ڈرائیور۔ محمد یوسف خان شیر فروش۔ مولوی محمد شاہزادہ خان۔ مہتہ محمد عمر مولوی فاضل۔ میاں بدرالدین مہاجر۔ چودہری برکت علی خان۔ منشی غلام محمد مدرس۔ مولوی قمرالدین مولوی فاضل۔ ماسٹر عبدالرؤف۔ مولوی محمد یار مولوی فاضل۔ ماسٹر نذیر احمد رحمانی۔ محمد اسمٰعیل کشمیری۔ حکیم عطا محمد۔ سید محمود عالم۔ بھائی غلام قادر۔ حکیم محمد فیروزالدین ملتانی۔ محمد نذیر ملتانی۔ شیخ محمد اسمٰعیل سرساوی۔ میاں جمیل الرحمٰن۔ خیرالدین سیکھوانی۔ امام الدین سیکھوانی۔ شیخ یعقوب علی عرفانی۔ حیات محمد پنشنر۔ محمد ایوب سٹیشن ماسٹر۔ ابو ایوب محمد علی۔ قاضی عبدالرحیم بھٹی۔ محمد ابراہیم مہاجر۔ اللہ دتا گجراتی۔ میاں محمد قاسم۔ محمد سعید جامعہ احمدیہ۔ مولوی عطا محمد کلرک دفتر ناظر اعلیٰ۔ چودہری حاکم علی۔ حکیم نظام جان۔ احمد دین زرگر۔ منشی محمد دین پنشنر داصلیاتی نویس۔ عبدالرحیم مالک سوڈا واٹر فیکٹری۔ مرزا محمد یعقوب۔ مولوی قطب الدین طبیب۔ حوالدار غلام نبی مہاجر۔ قاضی محمد عبداللہ بھٹی بی۔ اے۔ قاضی بشیر احمد خان بھٹی کاتب۔ گیانی مرزا واحد حسین۔ قاری غلام یٰسین۔ قاری محمد امین کلرک۔ رمضان علی کلرک محاسب۔ بدرالدین لنگر خانہ۔ بابو فقیر علی سٹیشن ماسٹر۔ علی احمد ٹھیکیدار سٹیشن۔ محبوب علی خادم حضرت میاں شریف احمدؐ صاحب۔ قاضی نور محمد قادیانی۔ مرزا محمد شفیع گورنمنٹ پنشنر۔ ماسٹر مامون خان ڈرل ماسٹر۔ ملک غلام فرید ایم۔ اے۔ مستری وزیر محمد۔ عبدالواحد تاجر۔ صوفی غلام محمد بی۔ اے آنرس۔ محمد اکرام تاجر۔ نورالدین دوکاندار۔ بابا محمد حسن مبلغ۔ سید محمد علی شاہ انسپکٹر بیت المال۔ غلام حسین لائبریرین۔ محمد اسمٰعیل۔ محمد اسحاق۔ جیون دوکاندار ان۔ غلام محمد منشی فاضل۔ فرمان علی پنشنر۔ شادی خان مہاجر محلہ دارالرحمت۔ حکیم عبدالغنی سوداگر ہڈی۔ گیانی سردار احمد۔ بھائی محمود احمد مالک احمدیہ میڈیکل ہال۔ حکیم احمد رضا خان۔ مولوی محمد حسین مبلغ ضلع گورداسپور۔ شیخ شیر محمد تاجر۔ عبداللہ کشمیری دوکاندار۔ چودہری عبدالرحمٰن نمبردار۔ مرزا برکت علی انسپکٹر تربیت۔ عمرالدین قادیانی۔ مرزا نذیر علی۔ چودہری ظہور احمدؐ کلرک ہائی سکول۔ حاجی ممتاز علی خان صدیقی۔ میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق۔ چودہری فضل محمدؐ تاجر۔ شیخ عبدالرحیم نو مسلم۔ ملک نورالدین پنشنر ڈرافٹسمین پی ڈبلیو ڈی۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ۔ فضل دین کشمیری۔ محمد شریف کشمیری دوکاندار۔ پیراں دتا دوکاندار۔ غلام نبی ایڈیٹر الفضل۔ رحمت اللہ شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل۔ عبدالکریم بٹالوی۔ خان ذوالفقار علی خان ناظر اعلیٰ۔ مرزا محمد اشرف محاسب۔ مولوی محمد ابراہیم بقاپوری۔ مولوی عبدالرحیم درد ایم۔ اے۔ محمد عنایت اللہ تاجر کتب۔ شیخ محمد بخش تاجر۔ مستری عبدالرحمٰن ٹھیکیدار بھٹہ۔ مستری محمد عبداللہ ٹھیکیدار بھٹہ۔ شیخ خوشی محمدؐ بٹولی۔ منشی محمد الدین کلرک بہشتی مقبرہ۔ منشی عبدالخالق کبوتر تھلوی۔ مولوی عبدالرحمٰن مولوی فاضل مدرسہ احمدیہ۔ چودہری فتح محمد سیال ایم۔ اے۔ مولوی غلام نبی مصری۔ قاضی سید امیر حسین (محدث) مرزا محمد حسین ٹیلر۔ مولوی شیر علی بی۔ اے۔ شیخ عبدالرحیم نو مسلم مدرسہ احمدیہ۔ امیرالدین مہاجر۔ مولوی فضل الٰہی تاجر چوب۔ حکیم رحمت اللہ مہاجر۔ مولوی مصباح الدین احمد۔ پیر منظور محمدؐ۔ مولوی رحمت علی مبلغ سماٹرا جاوا۔ منشی عبدالعزیز پٹواری۔ بابو فیروز علی سٹیشن ماسٹر۔ ماسٹر محمد علی اظہر۔ احمد دین زرگر۔

عبداللہ باورچی لنگر خانہ۔ منشی محمد حسین کاتب۔ بابو فیروز خان سب اورسیر۔ سید عبدالستار مہاجر کابلی۔ مولوی محمد اسمٰعیل۔ فضل الرحمن حکیم۔ (مبلغ افریقہ) خواجہ عبدالرحمن کلرک الفضل۔ قریشی عبدالکریم محلہ دارالرحمت۔ سید محمد سرور شاہ گیلانی پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری۔ ملک فضل حسین مہاجر۔ مولوی عبید اللہ بسمل۔ مولوی محمد صادق کنجاہی۔ محمد الدین۔ عبدالرحیم بوٹ ساز۔ صوفی محمد یعقوب خان۔ مولوی عبدالغفور مبلغ۔ ماسٹر مولا بخش مدرس مدرسہ احمدیہ۔ حکیم فضل الرحمن مفتی۔ خواجہ محمد اسمٰعیل۔ محی الدین بندہ پوری۔ حکیم عبدالرحمن کاغانی۔ صاحبزادہ محمد طیب صاحبزادہ احمد ابوالحسن۔ ماسٹر علی محمد خان بی اے بی ٹی۔ حافظ ملک محمد تاجر۔ عبدالواحد کشمیری۔ عبدالاحد مدرس مدرسہ احمدیہ۔ صدر دین دوکاندار۔ منشی نبی بخش محمد بھٹی کاتب الفضل۔ حافظ مبارک احمد۔ بابو عبدالواحد ٹھیکیدار بھٹہ۔ ڈاکٹر عبدالرحمن دوکاندار۔ چوہدری نور احمد خان محرر لنگر خانہ۔ بابا کالو لاہوری۔ مرزا مہتاب بیگ۔ مرزا عبداللطیف بیگ۔ شیخ احسان علی۔ محمد حسین نور ہسپتال۔ رحمت خان۔ سید حسن شاہ۔ مستری گوہر دین۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ۔ مستری دین محمد مہاجر۔ سید عزیز الرحمن مہاجر بریلوی دوست محمد خان افغان۔ پیر محمد یوسف ٹھیکیدار بھٹہ۔ محمد یحییٰ خان۔ شیخ عبدالستار نومسلم۔ نظام الدین۔ مہتہ عبدالقادر قادیانی۔ منشی فخر الدین ملتانی۔ محمد صادق خادم دفتر ڈاک۔ منشی امام الدین پٹواری۔ لال دین زرگر۔ مفتی محمد صادق۔ عبدالرحیم خان مہاجر۔ بابو فضل احمد ہیڈ کلرک۔ منشی دیانت خان محرر۔ محمد عامل بھاگلپوری۔ رحمت علی باغبان۔ منشی نور محمد کلرک۔ مولوی تاج الدین لائل پوری۔ منشی الطاف حسین کلرک۔ مولوی کرم الٰہی تاجر۔ اللہ دتا سپاہی۔ عبدالعزیز سائڈی۔ سید بادشاہ پنشنر۔ این پی محمد موپلا۔ ملک نور خان نور ہسپتال۔ فضل دین دوکاندار۔ جمعدار نواب دین پنشنر۔ حکیم عبدالعزیز خان ہائی سکول۔ چوہدری محمد فضل داد خان ہائی سکول۔ ماسٹر نور الٰہی ہائی سکول۔ چودھری غلام محمد بی۔ اے۔ منشی کرم علی کاتب۔ منشی دین محمد کاتب۔ محمد سعد اللہ کارکن۔ مستری مہرالدین ڈرائیور۔ عبداللہ جان پشاوری۔ ڈاکٹر شاہ عالم۔ نور الدین لنگر خانہ۔ شیخ نور احمد مختار عام۔ فضل حق محلہ دارالرحمت۔ چوہدری محمد بوٹا دوکاندار۔ الہ یار ٹھیکیدار۔ شیخ رحمت اللہ دوکاندار۔ سیٹھی کرم الٰہی چکوالی۔ علم دین دوکاندار۔ چوہدری مبارک علی دوکاندار۔ مہتہ عبدالرزاق قادیانی۔ عبدالکریم دکاندار۔ ماسٹر چراغ محمد ہائی سکول۔ حافظ محمد رمضان۔ سید نصیر الدین۔ حافظ محمد دین۔ مولوی ظہور حسین مبلغ بخارا۔ حبیب اللہ احمدی دوکاندار۔ شیخ عبدالرحمن مصری بی اے۔ ماسٹر عبدالرحمن بی اے۔ محمد ابراہیم مولوی فاضل۔ مولوی امام الدین ابو اکمل آف گولیکی۔ حافظ کرم الٰہی۔ مستری امین اللہ۔ سید محمد علی شاہ آف بھیرہ۔ پیر خلیل احمد۔ خیر الدین دری باف۔ مولوی محمد عبدالصمد مہاجر مبلغ۔ صوفی محمد ابراہیم بی۔ اے۔ مستری محمد اسمٰعیل صدیقی۔ میاں شبیر محمد خان۔ قریشی محمد احسن۔ اللہ دین فلاسفر۔ بابو نور احمد چوغطہ۔ مرزا غلام محمد مستری۔ مستری اسمٰعیل کاٹھ گڑھی۔ مولوی سکندر علی۔ مولوی محمد جی مولوی فاضل۔ میاں احمد الدین منیاری۔ مستری فضل الٰہی۔ عبداللہ ۔ ماسٹر محمد طفیل مدرسہ احمدیہ۔ عبدالرزاق خان شیر فروش۔ منشی محمد سلطان کاتب الفضل۔ مستری قطب الدین۔ قاضی نور محمد کاتب۔ میاں دین محمد مہاجر۔

المعلن:۔ سیکرٹری تبلیغ لوکل کمیٹی قادیان دارالامان

حالاتِ حاضرہ کے متعلق پیشگوئیاں

(۱)

اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وما یستوی البحران ھذا عذب فرات سائغ شرابہ وھذا ملح اجاج۔ جب ہم بموجب حکم لکل اٰیۃ منہا ظھر وبطن کے اس آیت میں غور کرنے کے بعد واقعات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے منہ موڑ کر نمک بنانے والوں کے ساتھ شامل ہونے میں اپنی کامیابی سمجھ رہے ہیں۔ وہ سخت غلطی میں مبتلا رہیں۔ ایک طرف خدا کا یہ مرسل ہے۔ جس کو خدا نے پنجاب میں جہاں میٹھے پانی کی نہریں جاری ہیں۔ مبعوث فرما کر آبِ زلال کا چشمہ جاری فرمایا۔ جس کا پانی عذب فرات کا مصداق ہے۔ اور دوسری طرف وہ اُنچ ہے جس کی نسبت لکھا ہے۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اس کا ظہور ہوگا جو آج کل اپنی فوج کو لے کر کھارے پانی کے کنارے پر جا بیٹھا ہے۔ تاکہ ملح اجاج کے بطن میں جو اس کے نمک بنانے کی پیشگوئی مخفی تھی۔ اس کا ظہور ہو۔ اور ایسے مسلمانوں کو جو باوجود سُننے [illegible] پانی [illegible] آسمان سے وقت پر [illegible] اور باوجود دیکھنے اس امر کے

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم۔ از قطرۂ بحر کمال محمدؐ است

پھر بھی اس طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔ قرآن شریف میں وما یستوی البحران پڑھتے وقت اس کھاری۔ اور کڑوے پانی کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ جس سے یہ اپنی پیاس بجھانا چاہتے ہیں

(۲)

کھاری اور کڑوا پانی انسان پی نہیں سکتا۔ گلے کو پکڑ لیتا ہے اور بمشکل حلق سے نیچے اترتا ہے۔ ملح اجاج کے اندر یہ پیشگوئی بھی پائی جاتی ہے۔ کہ اس وقت اس کھارے پانی سے تعلق رکھنے والے جیلخانوں میں بھوک ہڑتال کرینگے۔ جن کے گلے پکڑ کر جبراً غذا ڈالی جائے گی۔ دنیا میں جیل خانہ دوزخ کا نمونہ ہے۔ اور دوزخی کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یتجرعہ ولا یکاد یسیغہ۔ ایک ایک گھونٹ پئے گا۔ اور نہ نزدیک ہوگا۔ کہ گلے سے اتار سکے اس کو۔ یہ پیشگوئی بھی روز روشن کی طرح آج پوری ہو رہی ہے۔

(۳)

سورۂ فرقان میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وجعل بینہما برزخا وحجرا محجورا۔ اس آیت کے اندر یہ پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ کہ اس زمانہ میں لوگ میٹھے اور کھارے پانی کو ملانے یعنی مسلم ہندو اتحاد قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔ سو یہ پیشگوئی جس زور و شور سے مسلمانوں نے اپنے ہاتھوں پوری کی۔ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ پچھلے دنوں ایک رسالہ موسومہ "پنجابی قومی تنظیمیں براۓ خلافت اسلامیہ اور ہندو مسلم اتحاد" شائع ہؤا۔ جس کے پہلے ورق پر لکھا ہے بیست سری اکال۔ اللہ اکبر۔ بندے ماترم "دیکھئے میٹھے اور کھارے پانی کے درمیان جو پردہ اور مضبوط سدّ ہے کس طرح اس کے اٹھانے کی کوشش کی گئی۔ مصنف رسالہ ص۱۲ میں فرماتے ہیں "کچھ فرق وچہ رام رحیم نا ہیں اول آخر دوہاں اتحاد دیکھو" خدا تعالےٰ نے حجرا محجورا میں سمجھایا کہ کجا وہ پانی جو آسمان سے نازل ہوا (اور جس کے لئے دو زمانے مقرر کئے گئے۔ پہلا وہ زمانہ جس میں خدا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر دنیا میں عذب فرات کا دریا چلایا یعنی تکمیل ہدایت کا زمانہ دوسرا یہ زمانہ جس میں مسیح موعودؑ کو بھیجکر اس دریا کی نہریں دور دراز ممالک کی خشک زمین میں پہنچانے کے لئے سامان اور اسباب مہیا کر دیئے یعنی اب تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ ہے۔ اس پانی کی تعریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ سائغ شرابہ۔ لغت میں لکھا ہے "سوغ ایں کلمہ را دراں دو بچہ گویند کہ میاں ہر دو دیگرے نزادہ باشند (منتہی الارب)

پس یہ عذوبت جو جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ میں پیدا ہوئی۔ یہ سوغ ہے۔ اور اس عذوبت کی جس کا بعثت اولیٰ میں ظہور ہؤا۔ اس پانی کی پیشگوئی پہلی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ یوایل نبی کتاب باب ۲ میں ہے "کیونکہ وہ اگلی برسات اعتدال سے تمہیں بخشتا بلکہ وہ تمہارے لئے زور کی بارش بھیجتا وہی اگلی اور پچھلی برسات جیسے سابق میں ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ کھلیان گیہوں سے بھر جائیں گے"

اور احادیث میں کئی جگہ اس پانی کا ذکر پایا جاتا ہے۔ مگر افسوس مسلمان باوجود پیاسے ہونے کے اس کی طرف قدم نہیں اُٹھاتے) اور کجا وہ کھاری پانی جس میں کئی میٹھے دریا ملتے ہیں۔ اور پھر بھی اس کی تلخی دور نہیں ہوتی۔ لہٰذا ان دونو دریاؤں میں اتحاد قائم کرنے والے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ حجرا محجورا میں غور کریں۔

۴

ملح اجاج کے ساتھ بعد کی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصھرا اس آیت کو جو پہلی آیت سے ربط ہے۔ اس کے سمجھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کو پڑھیئے۔ الحمد للّٰہ الذی جعل لکم الصھر والنسب جس کی تشریح میں آپ فرماتے ہیں "اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے" خدائے علیم وخبیر نے ملح اجاج میں جس فتنہ کی خبر دی۔ اس الہام میں اسکا علاج بتایا۔ کہ اس وقت حضرت اقدس کی اولاد سے جو آپ کا جانشین ہوگا۔ اس کے ہاتھ سے آپ کی تعلیم دنیا میں پھیلے گی۔ سو الحمد للّٰہ کہ اس خلیفہ نے ان نوروں کو جن کی تخم ریزی آپ کے ہاتھ سے ہوئی۔ دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا۔ اور یہ نمک کا فساد جس کا آجکل ہندوستان میں زور و شور ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کی تعلیم کے پانی کو دیکھ کر بموجب حکم۔ فاذا انظر الیہ.... ذاب کما یذوب الملح کے وقت آتا ہے کہ نیست و نابود ہو جائیگا

۵

مسلمانوں کی ہستی کو مٹانے کے لئے گو اس وقت یہ کھاری سمندر موجزن ہے۔ مگر خدا تعالےٰ ہم کو خوشخبری سناتا ہے۔ وتستخرجون حلیۃ تلبسونہا۔ اس لئے ہمارا ایمان ہے کہ اس قوم کی اولاد اسلام میں داخل ہو کر اسلام کی زینت و زیب کا موجب ہوگی۔

۶

سورۂ نور رکوع ۵ میں غور اور تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی میں جب پہلی بعثت کی طرح خلیفے بنائے جائینگے تو وہ زمانہ انقلابات کے لحاظ سے یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار کا پورا پورا نمونہ ہوگا۔ اور بموجب حکم یصبح الرجل مومنا ویمسی کافرا کفر اور ارتداد کی سخت آندھی چلیگی۔ کیا دین اور کیا دنیا ہر جگہ انقلاب ہی انقلاب نظر آئیگا۔ اور ہر طرف سے انقلاب ہی کی آواز سنائی دیگی۔ اس وقت خلیفۂ برحق کے مقابلہ میں بر و بحر کے دو عظیم الشان فتنے رونما ہونگے۔ یعنی ایک فتنہ مشرکوں کی طرف سے اس رنگ میں برپا ہوگا۔ کہ وہ پانی کے خیال پر کلر اور شور کی طرف اپنی پیاس بجھانے کے لئے چل پڑینگے۔ مگر حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئا کے مطابق اپنی پیاس نہ بجھا سکینگے۔ دوسرا فتنہ عیسائی مذہب کا جو دنیوی شوکت کے لحاظ سے بحر عمیق کی طرح ہوگا۔ اور جس میں تثلیث (یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب) کے تین ظلمات نے ایسا اندھیرا پھیلا رکھا ہوگا۔ کہ اس تاریکی میں غرق ہونیوالوں کو اپنا ہاتھ بھی نظر نہ

[illegible] ان سے درخواست [illegible] دوبارہ آمد خود انہیں کے مقرر کردہ نشانات کے مطابق ہوگی۔ آپ ہی اس کو ظاہر کرینگے۔ یعنی انکی دینی حالت اور انکی پیشگوئیاں بتا رہی ہونگی۔ کہ آنیوالا آگیا لیکن جس کو اللہ تعالیٰ [illegible]

ریلوے ملازمین کی بدخوئی کی ایک مثال

باوجودیکہ ریلوے ایکٹ میں اس امر کی پوری توضیح کی گئی ہے۔ کہ مسافروں سے شریفانہ برتاؤ کیا جائے لیکن عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ ریلوے ملازمین ناواقف مسافروں کی پریشانی اور گھبراہٹ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے انہیں بہت دق کرتے ہیں۔ ذیل میں ہم ایک مقدمہ کے فیصلہ کی نقل شائع کرتے ہیں۔ جو موضع کھر پڑ ضلع لاہور کے دو احمدیوں پر ایک اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کی طرف سے دائر کیا گیا تھا۔ اور جس نے ان لوگوں کو بلاوجہ اور بلا قصور پریشان کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن مجسٹریٹ صاحب کی معاملہ فہمی سے وہ بری ہو گئے۔

سردار محمد شہباز خان صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ دوم قصور نے حسب ذیل فیصلہ لکھا۔

اللہ دتا و عمر دین ملزمان کو الزام سنا کر انکا جواب لیا گیا۔ انکو جرم سے انکار ہے۔ اللہ دتا ملزم کہتا ہے کہ $\frac{11}{9}$ ۲۹ کو میں ریلوے اسٹیشن وان رادھارام سے اسٹیشن ریلوے کسان والا کی طرف جاتا تھا۔ عمر دین ملزم بھی میرے ہمراہ تھا۔ اور بیان کرتا ہے کہ ماہ اگست ۱۹۲۹ء اسٹیشن وال رادھارام سے صبح کی گاڑی سوار ہو کر شہر فیروز پور جاتا تھا بابو شہباز سنگھ اسسٹنٹ اسٹیشن وان رادھارام سے خریداری ٹکٹ میں کچھ تکرار ہو گیا تھا۔ جب گاؤں کو واپس آیا۔ تو بابو شہباز سنگھ مذکور کے برخلاف اس واقعہ کی شکایت محکمہ ریلوے میں کر دی تھی۔ چنانچہ $\frac{25}{9}$ ۲۹ کو ٹی آئی نے میری شکایت کرنے کی نسبت تحقیقات کی تھی۔ تو میں نے بابو صاحب مذکور کے برخلاف بیان دیا تھا۔ اس رنج کی وجہ سے یہ جھوٹا مقدمہ بنایا گیا ہے۔ عمر دین کو بھی جرم سے انکار ہے۔ اور وہ حسب بیان اللہ دتا ملزم کے برخلاف بابو شہباز سنگھ کی شکایت کا ذکر کرتا ہے۔ اور اپنی رشتہ داری ہمراہ اللہ دتا ملزم بھی لکھاتا ہے۔ تائید استغاثہ میں بابو شہباز سنگھ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر وال رادھارام سید اشتیاق احمد دائم خان سکنائی وال رادھارام تین گواہاں پیش ہوئے۔ بابو شہباز سنگھ کا بیان ہے کہ $\frac{11}{2}$ ۲۹ کو آٹھ بجے صبح کا وقت ہو گا۔ میری تعیناتی ریلوے اسٹیشن وال رادھارام پر تھی۔ لاہور سے گاڑی آ رہی تھی۔ جو منٹگمری کی طرف جاتی تھی۔ جب وقت ریل گاڑی اسٹیشن مذکور کے قریب پندرہ بیس گز کے فاصلہ پر آ گئی ہو گی۔ تو ہر دو ملزمان موجودہ عدالت لائن ریلوے سے گزر کر پلیٹ فارم پر آ رہے تھے۔ میں نے انکو روکا کہ ریل گاڑی آ رہی ہے۔ لائن سے مت گزرو مگر ملزمان باز نہ آئے۔ اگر ان کا پاؤں پھسل جاتا تو ریل گاڑی میں آ کر دب جاتے۔ میں نے ملزمان کو کہا تم نے ایسا کیوں کیا۔ تو ملزمان مزاحم ہوئے۔ اسواسطے پولیس ریلوے میں ملزمان کے برخلاف میمو انگریزی پی اے دیدی گئی۔

جرح بکیل ملزمان میں یہ گواہ تسلیم کرتا ہے کہ اللہ دتا ملزم نے اس واقعہ سے پیشتر میرے برخلاف محکمہ ریلوے میں شکایت کی درخواست دی تھی۔ مسمی اشتیاق احمد و دائم خان گواہان گواہ استغاثہ نمبر اول کے بیان کی تائید کرتے ہیں۔ ملزمان سے استفسار کیا گیا۔ انہوں نے کچھ مزید بیان نہیں دیا۔ فتح دین و کرم بخش و سوداگر نمبردار و قمر دین چار کس گواہان ملزمان کو بے قصور بیان کرتے ہیں۔ اور ریلوے بابو کی نسبت اللہ دتا ملزم کے ساتھ تکرار ہونیکا ذکر بھی کرتے ہیں۔ واقعات مقدمہ پر غور کیا گیا۔ اللہ دتا ملزم کے اس واقعہ سے پیشتر عداوت ہمراہ بابو شہباز سنگھ کے ساتھ ہونا پایا گیا ہے۔ کہ اللہ دتا ملزم نے بابو مذکور کے خلاف محکمہ ریلوے میں شکایت کی تھی جسکو بابو مذکور خود بھی تسلیم کرتا ہے۔ اللہ دتا ملزم نے جو شکایت اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر وال رادھارام کے متعلق محکمہ ریلوے میں کی تھی۔ اور اس بارہ میں محکمہ ریلوے نے تحقیقات کرنی چاہی۔ اس کے متعلق چٹھیات انگریزی وارد و تین عدد ملزمان نے شامل مسل کر دی ہوئی ہیں۔ جن سے ملزمان کی شکایت برخلاف اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر وال رادھارام کی صداقت پائی جاتی ہے۔ علاوہ بریں اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر مذکور نے اپنے بیان بالمواجہ ملزمان کے لکھایا تھا۔ کہ پونے آٹھ بجے صبح $\frac{11}{29}$ ۲ کو گاڑی اسٹیشن وال رادھارام پر پہنچی۔ پندرہ بیس گز پر آئی تھی۔ تو ہر دو ملزمان لائن سے گزر کر پلیٹ فارم کی طرف آ رہے تھے۔ مگر جب ہم نے ٹائم ٹیبل یکم دسمبر ۱۹۲۹ء کا ملاحظہ کیا۔ تو ریل گاڑی کا لاہور سے وال رادھارام صبح آٹھ بجے پہنچنا درج ہے۔ ریل گاڑی کسی وجہ سے لیٹ ہو جاتا تو یقینی امر ہے۔ لیکن قبل از وقت مقررہ کے کسی اسٹیشن ریلوے پر ریل گاڑی کا پہنچنا ناممکن ہے۔

حالات مذکورہ بالا پر غور کرتے ہوئے ہم ملزمان کو بوجہ عداوت اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ریلوے وال رادہارام کے بے قصور قرار دیتے ہیں [illegible]

فہرست نو مبایعین بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۲۹ء

نمبر	نام	پتہ
۵۸۱	حسین بی بی دختر گلاب مرحوم	ضلع سیالکوٹ
۵۸۲	سردار بی بی اہلیہ عبد العزیز صاحب	″ ″
۵۸۳	نور فاطمہ دختر ″	″ ″
۵۸۴	مہتاب بی بی والدہ غلام نبی صاحب	″ ″
۵۸۵	اہلیہ کالو خان صاحب	″ گجرات
۵۸۶	رکھی دختر محمد علی صاحب	″ سیالکوٹ
۵۸۷	پوارانی والدہ فرزند علی صاحب	″ گجرات
۵۸۸	رمضان بی بی دختر کرم [illegible] صاحب	″ لائل پور
۵۸۹	خورشید بیگم دختر کرم دین صاحب	لائل پور
۵۹۰	عنایت بیگم دختر کرم دین صاحب	″
۵۹۱	رشیدہ ″	″
۵۹۲	دولت بی بی اہلیہ نواب خان صاحب	ضلع سیالکوٹ
۵۹۳	نواب بی بی اہلیہ عبد الغنی صاحب	″ ″
۵۹۴	حاکم بی بی صاحبہ	″ ″
۵۹۵	بختاور دختر محمد عظیم صاحب	جھنگ
۵۹۶	عمر خیرا اہلیہ جہتاب بیگ صاحب	امرتسر
۵۹۷	حیات بی بی اہلیہ دل محمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۵۹۸	رحمت بی بی دختر کرم دین صاحب	″ گوجرانوالہ
۵۹۹	نظیرہ دختر فقیر محمد صاحب	″ گورداسپور
۶۰۰	اللہ رکھی دختر غلام محمد صاحب	″ ″
۶۰۱	زینب بی بی بنت ہاشم شاہ صاحب	لائل پور
۶۰۲	غلام صفیہ بنت اللہ دتا صاحب	ضلع سیالکوٹ
۶۰۳	رحمت بی بی اہلیہ فتح محمد صاحب	″ گوجرانوالہ
۶۰۴	مراد بی بی اہلیہ علی محمد صاحب	″ ″
۶۰۵	ممتاز بیگم دختر نصر اللہ خان صاحب	″ سیالکوٹ
۶۰۶	رشیدہ بیگم اہلیہ نذیر احمد صاحب	″ ″
۶۰۷	نور بیگم اہلیہ محمد حسین صاحب	″ ″
۶۰۸	نیاز سلطان ولد نبی بخش صاحب	″ گورداسپور
۶۰۹	بخت بیدار اہلیہ غلام محمد صاحب	ضلع جھنگ
۶۱۰	نواب بی بی اہلیہ شیر محمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۶۱۱	رحمت بی بی اہلیہ عمر الدین صاحب	″ لائل پور
۶۱۲	زینب بی بی اہلیہ [illegible] صاحب	″ ″
۶۱۳	غلام فاطمہ اہلیہ محمد حسین صاحب	″ ″
۶۱۴	سکینہ بی بی اہلیہ شیخ محمد حسین فاتحو	″ گورداسپور
۶۱۵	حرمت بی بی اہلیہ عبد العزیز بھٹی	ضلع ہوشیارپور
۶۱۶	امۃ الحفیظ دختر بابو محمد جان مرحوم	ضلع گورداسپور
۶۱۷	جنت بی بی اہلیہ اللہ دتا صاحب	ضلع گجرات
۶۱۸	زینب اہلیہ سراج دین صاحب	″ ″
۶۱۹	آمنہ بنت مولا بخش صاحب	″ ″
۶۲۰	نذیر بیگم صاحبہ	″ ″
۶۲۱	حسین بی بی اہلیہ حسین	ضلع سیالکوٹ
۶۲۲	سکینہ بی بی اہلیہ غلام حسین صاحب	″ لائل پور
۶۲۳	حمیدہ بیگم بنت عبد العزیز صاحب	″
۶۲۴	فتح بی بی اہلیہ شاہ محمد صاحب	″ سیالکوٹ
۶۲۵	عالم بی بی اہلیہ فتح محمد صاحب	″ گورداسپور
۶۲۶	نواب بیگم اہلیہ ثناء اللہ صاحب	″ لائل پور
۶۲۷	صفیہ اہلیہ عبد الرحمن صاحب	″ گورداسپور
۶۲۸	فضل بیگم اہلیہ رحمت خان مرحوم	گجرات
۶۲۹	تالعہ بنت غلام علی صاحب	ضلع جالندھر
۶۳۰	اقبال بنت کریم داد صاحب	جہلم
۶۳۱	عنایت بیگم بنت چودھری صادق علی صاحب	″
۶۳۲	سکینہ بی بی ″ ″	″
۶۳۳	امۃ اللہ منت بنت ڈاکٹر یعقوب خان صاحب	″
۶۳۴	آمنہ بی بی بنت چودھری صادق علی صاحب	″
۶۳۵	آمنہ اہلیہ محمد یوسف خان صاحب	″
۶۳۶	برکت بی بی اہلیہ محمد شریف صاحب	ضلع گورداسپور
۶۳۷	فاطمہ بی بی اہلیہ نذیر احمد صاحب	جہلم
۶۳۸	سردار بیگم اہلیہ غلام رسول صاحب	ضلع گورداسپور
۶۳۹	غلام فاطمہ بنت سراج دین صاحب	″ ″
۶۴۰	زہرہ بنت امام دین تیلی	″ ″
۶۴۱	عائشہ بی بی اہلیہ مراد	″ گوجرانوالہ
۶۴۲	امۃ الحفیظ بنت عبد الشکور صاحب	نابھہ
۶۴۳	رحمت بی بی اہلیہ محمد حسن صاحب	″
۶۴۴	رحم بی بی اہلیہ حبیب اللہ صاحب	″
۶۴۵	امۃ الغفور بنت عبد العزیز صاحب	″
۶۴۶	جنت بی بی بنت الٰہی بخش صاحب	″
۶۴۷	لطیفن بنت حبیب اللہ صاحب	″
[illegible]	[illegible]	″
۶۴۹	غلام فاطمہ بنت عبد اللہ	سیالکوٹ
۶۵۰	کشور سلطان اہلیہ بابو محمد جمیل صاحب	فیروز پور

بعض پرائیویٹ قطعات اراضی قابلِ فروخت

بعض احباب اپنے خرید کردہ قطعات اراضی و مکانات واقعہ قادیان فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ ذیل ایسے قطعات کی ایک فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جو دوست ان میں سے کوئی قطعہ یا مکان خریدنا چاہیں۔ وہ خود آکر یا اپنے کسی معتبر کو بھیجکر ہر طرح سے اپنا اطمینان کر کے خرید سکتے ہیں۔ محل وقوع وغیرہ امور نقشہ آبادی قادیان سے معلوم ہو سکتے ہیں جو کتاب گھر قادیان اور بک ڈپو قادیان سے قیمتاً مل سکتا ہے۔

محلہ دار العلوم

(۱) اس محلہ میں چند قطعات اراضی بہت اچھے موقع پر قابل فروخت موجود ہیں یہ قطعات مسجد نور و جامعہ احمدیہ اور محلہ دار الرحمت کے درمیان واقع ہیں جن میں سے بعض قطعات اس بڑی سڑک پر واقع ہیں جو قصبہ قادیان کے بڑے بازار کے محاذ پر واقع ہے جس پر احمدیہ سٹور کی عمارت ہے۔ اور محلہ دار الرحمت اور محلہ دار العلوم کے درمیان ہے۔ اور بعض قطعات انکے ساتھ متصل محلہ کے اندر کی جانب ہیں۔ قطعات برلب سڑک مذکور کا نرخ تیس روپیہ فی مرلہ یعنی چھ سو روپیہ فی کنال مقرر ہے۔ جنمیں سے ہر ایک قطعہ کے ایک طرف چالیس فٹ کی سڑک ہے اور ایک طرف دس فٹ کی گلی ہے اور ہر ایک قطعہ شمالاً جنوباً ۵۴ فٹ کا ہے اور شرقاً غرباً ایک سو فٹ کا۔ اور اندرونی قطعات کا نرخ ساڑھے بائیس روپیہ فی مرلہ یعنی ساڑھے چار سو روپیہ فی کنال مقرر ہے جنمیں سے ایک قطعہ کے شمال اور جنوب کی طرف دس دس فٹ کی گلی ہے۔ اور طول و عرض شمالاً جنوباً ۹۰ فٹ اور شرقاً غرباً پچاس فٹ ہے اور بعض قطعات ۷۵×۶۰ فٹ کے بھی ہیں۔

(۲) قطعات نمبر ۱۶ و نمبر ۱۸ و نمبر ۱۹ جو حکیم محمد عمر صاحب کے مکان کے ساتھ ایک گلی کے فاصلہ پر بجانب مشرق واقع ہیں رقبہ دو کنال ۷ مرلہ۔ قیمت ایک ہزار ایک سو چھہتر روپیہ بشرح پچیس روپیہ فی مرلہ مقرر ہے۔ تین طرف گلی ہے۔ مشرقی جانب بھی مکانات متصل بنے ہوئے ہیں۔ یہ قطعات بورڈنگ ہائی سکول اور محلہ دار الرحمت کی مسجد کے درمیان واقع ہیں۔ موقع بہت اچھا ہے (۳) چار کنال کا ایک قطعہ برلب سڑک کلاں مذکور جو محلہ دار الرحمت کی بلاک ۶ کے سامنے واقع ہے ایک طرف جامعہ احمدیہ اور بورڈنگ ہائی سکول کی عمارتیں اور دوسری طرف مسجد محلہ دار الرحمت بہت قریب ہے۔ شہر بھی بہت قریب ہے۔ قیمت سالم قطعہ کی صورت میں بشرح ۲۵ فی مرلہ اور اس سے کم کی صورت میں برلب سڑک تیس روپیہ فی مرلہ۔ اور اندرونی جانب پچیس روپیہ سے لے کر ۲۰ فی مرلہ تک مناسب حیثیت قطعہ۔

محلہ دار الفضل شرقی

(۴) قطعہ نمبر ۵۰۷ نصف حصہ شمال رقبہ دس مرلہ ایک طرف دس فٹ کی گلی ہے۔ اور ایک طرف بیس فٹ کا بازار جو ریلوی روڈ سے جا ملتا ہے ریلوے روڈ ۵۰ گز کے فاصلہ پر ہے۔ ریلوی سٹیشن منڈی قادیان۔ احمدیہ فارم اور مسجد محلہ بہت قریب ہیں۔ قیمت اڑھائی سو روپیہ مقرر ہے۔ (۵) قطعہ نمبر ۱۹ نصف حصہ شمال۔ رقبہ دس مرلہ۔ ایک طرف بیس فٹ کا بازار ہے۔ اور ایک طرف دس فٹ کی گلی ہے۔ بنیادیں تیار شدہ ہیں۔ اور دو طرف مکان بن چکے ہوئے ہیں۔ احمدیہ فارم۔ منڈی قادیان، ریلوے سٹیشن اور مسجد محلہ بہت قریب ہیں۔ قیمت سوا تین سو روپیہ مقرر ہے۔

(۶) قطعات نمبر ۱۲۶ و نمبر ۱۲۸۔ رقبہ دو کنال تین طرف راستہ ہے۔ ایک طرف دس فٹ کا اور دو طرف بیس بیس فٹ کا۔ احمدیہ فارم۔ منڈی ریلوے سٹیشن اور مسجد محلہ بہت قریب ہیں۔ قیمت ایک ہزار روپیہ بشرح ۲۵ فی مرلہ مقرر ہے۔ (۷) قطعہ نمبر ۱۳ رقبہ ایک کنال۔ دو طرف بیس بیس فٹ کا بازار ہے۔ احمدیہ فارم۔ ریلوی سٹیشن اور مسجد محلہ بہت قریب ہیں۔ منڈی قادیان قریباً چالیس گز کے فاصلہ پر ہے۔ قیمت پانچسو روپیہ بشرح ۲۵ فی مرلہ مقرر ہے۔

محلہ دار الفضل غربی

(۸) قطعہ نمبر ۱۳۱۔ رقبہ ڈیڑھ کنال۔ یہ قطعہ اس محلہ کی آبادی کے عین وسط میں بہترین موقع پر ہے۔ اسکے چاروں طرف گلی ہے۔ مسجد محلہ مسجد نور۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بورڈنگ ہائی سکول بہت قریب ہیں۔ قیمت ۹ سو روپیہ بشرح ۳۰ فی مرلہ مقرر ہے۔ (۹) ایک قطعہ رقبہ دو کنال محلہ دار الفضل غربی کے جنوب غرب میں آبادی کے اندر جو قصبہ سے بہت قریب واقع ہے اور نور ہسپتال۔ جلسہ گاہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مسجد نور سے بھی بہت قریب ہے۔ ریلوے روڈ صرف چند گز کے فاصلہ پر ہے۔ قیمت بارہ سو روپیہ بشرح تیس فی مرلہ

محلہ دار الرحمت

(۱۰) قطعہ نمبر ۳ بلاک ۲ جو احمدیہ سٹور کی عمارت کے پاس ہے اور شہر کے بڑے بازار کے سامنے پچاس فٹ کی سڑک پر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے مکانات کے قریب واقع ہے ایک طرف دس فٹ کی گلی بھی ہے۔ مالک قطعہ اپنی کسی ضرورت کی بنا پر اسی اصل خرچ پر فروخت کر دینے کیلئے تیار ہیں قیمت خرید نو سو پچیس روپیہ ہے۔ اور بنیادوں وغیرہ کا خرچ ۷۵ روپیہ کل ایکہزار روپیہ یہ قطعہ کئی سال کا انکا خریدا ہوا ہے۔ (۱۱) قطعہ نمبر ۲۲ بلاک ۳ جو احمدیہ سٹور سے بہت قریب بجانب شمال مغرب واقع ہے۔ ایک طرف ۲۰ فٹ کا بازار ہے اور دوسری طرف بھی نقشہ کی ترتیب کے مطابق ۲۰ ہی فٹ کا بازار ہوگا۔ مالک قطعہ اپنی کسی مالی مجبوری کیوجہ سے اسے صرف پانچ سو روپیہ کو فروخت کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ یہ قطعہ انکا قریباً دس سال کا خریدا ہوا ہے۔ (۱۲) قطعہ ۱۱/۱۲ بلاک ۳ رقبہ ایک کنال۔ برلب سڑک کلاں مابین محلہ دار الرحمت و دار العلوم۔ یہ قطعہ بھی آبادی کے اندر ہے جامعہ احمدیہ کی عمارت سے بہت قریب ہے۔ اور اچھے موقع کا ہے۔ قیمت ۶ سو روپیہ بشرح ۳۰ فی مرلہ۔

اندرون قصبہ

(۱۳) جو قصبہ کے شرقی حصہ میں واقع ہے۔ جہاں خالص احمدیہ آبادی ہے۔ رقبہ دس مرلہ ہے۔ اور مستورات کی جلسہ گاہ بالکل قریب ہے۔ اسکے پہلو کی دس مرلہ زمین چھ سو روپیہ کو فروخت ہو چکی ہے۔ قیمت پانچ سو روپیہ۔ بشرح پچاس روپیہ فی مرلہ۔

مکانات

بعض مکانات پختہ و خام قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب خط و کتابت کے ذریعہ سے انکے متعلقہ کوائف دریافت کر سکتے ہیں۔ اور موقع پر آکر دیکھکر اور ہر طرح سے اپنا اطمینان مالکان سے کر واکر سودا کر سکتے ہیں۔

خاکسار:۔ محمد اسمٰعیل احمدی (مولوی فاضل) قادیان

ہندوستان کی خبریں

شملہ ۲۶؍اپریل۔ وائسرائے اور گورنر جنرل نے اخبارات کو مضبوط تر اقتدار میں رکھنے کے لئے ایک آرڈیننس

کلکتہ ۲۶؍اپریل۔ ۲۴؍اپریل ڈایا منڈ ہاربر کے قریب دو ہزار دیہاتیوں کے مجمع میں ممنوعہ نمک بنایا گیا۔ پولیس نے مجمع کو خلاف قانون قرار دے کر منتشر ہونے کے لئے کہا۔ ہجوم نے انکار کر دیا۔ اور پولیس پر پتھر پھینکے۔ سولہ اشخاص مجروح ہوئے۔ پولیس نے گولی چلائی۔ تین دیہاتی زخمی ہوئے۔ ایک نعش بھی پائی گئی۔

دہلی ۲۶؍اپریل۔ جمعیت علمائے ہند کے سالانہ اجلاس ۳۔ ۴۔ ۵ مئی کو بمقام امروہہ منعقد ہونگے۔

شملہ ۲۶؍اپریل۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے نے پریذیڈنٹ پٹیل کا استعفاء منظور کر لیا۔

امرتسر ۲۶؍اپریل۔ ماسٹر تارا سنگھ نئے منتخب شدہ سنٹرل گوردوارہ بورڈ کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔

میرٹھ ۲۶؍اپریل۔ آج مقدمہ سازش میرٹھ میں بنگال کے دو پولیس افسروں پر جرح ہوئی۔ ایک نے کہا۔ کہ اس نے ملزموں کے خطوط پکڑے تھے۔ اور دوسرے نے ایک جلسے کی کارروائی بیان کی جس میں ملزموں نے شرکت کی تھی۔

پشاور ۲۶؍اپریل۔ پشاور میں پورے طور پر امن و امان بتایا جاتا ہے۔ لیکن جذبات بہ انگیختہ ہو رہے ہیں۔ اغلب ہے کہ یورپین عورتوں اور بچوں کو پشاور سے نکال لیا جائیگا۔ نیز فوجیوں کے ہندوستان سے باہر رخصت پر جانے کا معاملہ ابھی زیر غور رکھا جائے گا۔

چٹاگانگ ۲۶؍اپریل۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ باغی پہاڑی علاقہ سے بھاگ گئے ہیں۔ جہاں تیئیس بندوقیں اور کچھ گولہ بارود قبضے میں کیا گیا ہے۔

نوساری ۲۷؍اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی عنقریب ہی وائسرائے کے نام ایک اور چٹھی ارسال کرینگے۔

میرٹھ ۲۶؍اپریل۔ مقدمہ سازش کے ایک ملزم نے اپنی بیمار بہن کو دیکھنے کے لئے کلکتہ جانے کے لئے چند شرائط کے ساتھ ۱۵ دن کی رخصت طلب کی تھی۔ اور اقرار کیا تھا کہ کسی پراپیگنڈے میں کوئی حصہ نہ لونگا۔ عدالت نے رخصت منظور کر لی۔

امرتسر ۲۶؍اپریل۔ خالصہ کالج میں جو بم پھینکا گیا تھا۔ اس کے سلسلہ میں پولیس نے اُجاگر سنگھ اور نرنجن سنگھ دو طالب علموں پر مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک طالب علم مہر سنگھ سلطانی گواہ بن گیا۔

کراچی ۲۵؍اپریل۔ روہڑی میں آتشبازی تیار کرتے ہوئے ایک کارخانہ میں خوفناک دھماکہ ہوا جس سے سات اشخاص ہلاک ہوئے۔

سرینگر کشمیر ۲۳؍اپریل۔ آج اطلاع ملی ہے۔ کہ گیارہ سو چپڑاسی اور دو سو کلرک ری آرگنائزیشن سکیم کے مطابق تخفیف میں لائے گئے۔ ۵۰ برس سے اوپر عمر کے تمام غیر ریاستی باشندے اور ۵۳ برس سے اوپر کے تمام ریاستی باشندے بھی ریٹائرڈ کر دیئے گئے۔

شملہ ۲۸؍اپریل۔ مسٹر پٹیل نے وائسرائے کو جو دوسری چٹھی لکھی ہے۔ اس میں وائسرائے کو دعوت دی ہے کہ اگر آپ ہندوستان کی حمایت نہیں کر سکتے۔ تو استعفے دے دیں۔ اور تشدد کی پالیسی اختیار کر کے بدنام نہ ہوں۔

پشاور ۲۷؍اپریل۔ کل شام لوگوں نے مقتولین کے خون سے لال زمین پر پھول چڑھائے۔ والنٹیروں نے اینٹیں رکھ کر جگہوں کو مخصوص کر دیا۔ ہندوؤں، مسلمانوں، اور سکھوں نے ان جگہوں پر موم بتیاں جلائیں۔ جیسا کہ مزاروں پر کیا جاتا ہے۔

مدراس ۲۷؍اپریل۔ تلک گھاٹ پر آج رات ۵ تاریخ کو شہر میں ستیہ گرہی والنٹیروں پر پولیس کے بیان کردہ حملہ کی مذمت کرنے کے لئے ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ راہ گذر موٹر کاروں میں بیٹھے ہوئے یورپینوں پر تمسخر اڑایا جانے لگا۔ اور کئی حالتوں میں تو پتھر بھی پھینکے گئے۔ پولیس کو جو بہت دیر سے اس نظارہ کو دیکھ رہی تھی۔ حکم دیا گیا۔ کہ ہجوم کو منتشر کر دے۔ اس پر فساد ہو گیا۔ ہجوم نے پولیس پر پتھر پھینکے۔ بہت سے پولیس افسر جن میں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر بھی شامل تھے۔ زخمی ہوئے۔ گولی چلانے سے پہلے پولیس کمشنر نے کئی بار ہجوم کو متنبہ کیا۔ مگر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس کے بعد مسلح ریزرو پولیس نے گولی چلا دی۔ سات گولیاں چلائی گئیں۔ جن سے ۲ آدمی مر گئے۔ اور ۲ زخمی ہوئے۔

امرتسر ۲۸؍اپریل۔ ڈسکہ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ گوردوارہ ستیاگرہ بدستور جاری ہے۔ سردار کھڑک سنگھ اس تحریک کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ گرفتاریوں کی تعداد جن میں [illegible] بھی شامل ہیں۔ ۳۹ بیان کی جاتی ہیں۔

پشاور ۲۸؍اپریل۔ بم پھٹنے سے ایک سکھ ہلاک ہوا۔ آج اس کی لاش کا جلوس نکالا گیا۔ کانگریسی والنٹیروں نے جلوس کا انتظام کیا۔

شملہ ۲۷؍اپریل۔ آج مسٹر پٹیل بذریعہ ریل موٹر دہلی کو روانہ ہو گئے۔ روانگی سے دو گھنٹہ پیشتر ان کو ایک جلوس کی صورت میں لوئر بازار اور مال روڈ سے لے جایا گیا۔

باریسال ۲۷؍اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پولیس نے ایک تالاب سے ایک مٹی کا برتن برآمد کیا ہے۔ جس میں ۹ بم بند تھے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ چٹاگانگ سے آمدہ ایک شخص کو گرفتار کیا گیا ہے۔

دہلی ۲۸؍اپریل۔ مسٹر وی جے پٹیل اپنے عہدہ سے مستعفی ہو کر کالکا ایکسپریس میں دہلی پہونچے۔ سٹیشن پر جوش و خروش کے مظاہرے کئے گئے۔

سورت ۲۸؍اپریل۔ گاندھی جی نے بھڑوچ تعلقہ کے کارکنان کو اجازت دیدی ہے۔ کہ اس تعلقہ میں عدم ادائگی ٹیکس کی مہم کو شروع کر دیں۔

شملہ ۲۸؍اپریل۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ مبالغہ آمیز اور گمراہ کن افواہوں کے پھیلانے کے امکان کے پیش نظر حکومت ہند اس بات کو واضح کر دینا مناسب خیال کرتی ہے۔ کہ پشاور شہر کے گذشتہ فساد کے دوران میں ۲/۱۸ گڑھوال رائفلز کی دو کمپنیوں کا رویہ غیر تسلی بخش رہا۔ اس پلٹن کو ایبٹ آباد بھیجدیا گیا ہے جہاں مناسب موقعہ پر اس کے رویہ کی تحقیقات کی جائیگی۔

لاہور ۲۸؍اپریل۔ آج بارہ بجے دوپہر گوالمنڈی کے پانچ پانچ چھ چھ سال کے بچوں نے اکٹھے ہو کر ایک جلوس نکالا۔ بچوں کی تعداد پچاس کے قریب تھی۔

لاہور ۲۸؍اپریل۔ آج بعد دوپہر ایک لڑکی کے زیر سرکردگی لڑکوں کا ایک مختصر جلوس نکلا۔ لڑکی نے مردانہ لباس پہن رکھا تھا۔ اور اس کے ہاتھ میں قومی جھنڈا تھا۔

گوجرانوالہ ۲۸؍اپریل۔ ضلع گوجرانوالہ کے ایک گاؤں میں ۲۸؍اپریل کی رات کو ژالہ باری ہوئی۔ جس کی وجہ سے تمام فصلیں خراب ہو گئیں ہیں۔

مدراس ۲۸؍اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اعزازی معتمد ایک اخباری بیان میں رقمطراز ہیں۔ کہ سول نافرمانی اور غیر ملکی پارچہ کے مقاطعہ کے متعلق لیگ نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ لہذا آئینی اصول کے مطابق نہ مناسب ہے اور نہ صحیح۔ کہ کوئی صوبجاتی یا اضلاعی لیگ فیصلہ کرنے میں جلدی کرے اور ایسے اہم اور متنازعہ معاملات کے متعلق مرکزی لیگ کے فیصلہ سے پیشتر کوئی قرارداد منظور کرے۔

امروہہ ۲۸؍اپریل۔ سکرٹری مجلس استقبالیہ جمعیۃ العلماء نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان کی نازک صورت حالات کے پیش نظر جمعیۃ العلماء کا اجلاس امروہہ نہایت اہم ہے۔ ہر عقیدہ اور خیال کے رہنماؤں اور سیاست دانوں سے التجا ہے۔ کہ وہ امروہہ کے اجلاس میں شرکت کر کے حکمت عملی کے متعلق فیصلہ کریں

[illegible] ۲۸؍اپریل۔ چھپرو ارہ(?) کے جلسہ میں، گاندھی جی کی جے اور "نمک چور کی جے" کے نعرے لگائے گئے۔ گاندھی جی نے کہا۔ کہ نمک چور بننا آسان نہیں ہے۔ ہم سب نمک چور بننے کے امیدوار ہیں اگر آپ

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)